REGD L. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

خطبہ نمبر

لاہور - پاکستان

یوم یکشنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ر
سہ ماہی	۶ ر
ماہوار	۲ ر
فی پرچہ	۱۰ ر

جلد ۲	۱۸ تبوک ۱۳۲۷ھش	ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ	۱۸ ستمبر ۱۹۴۸ء	نمبر ۲۱۱

اخبارِ احمدیہ

لاہور ۱۷ ماہ تبوک ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کو سر میں درد ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

کراچی ۱۷ ستمبر بیگم صاحبہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتی ہیں۔ کہ ان کی صاحبزادی امۃ الحی صاحبہ شدید طور پر بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔
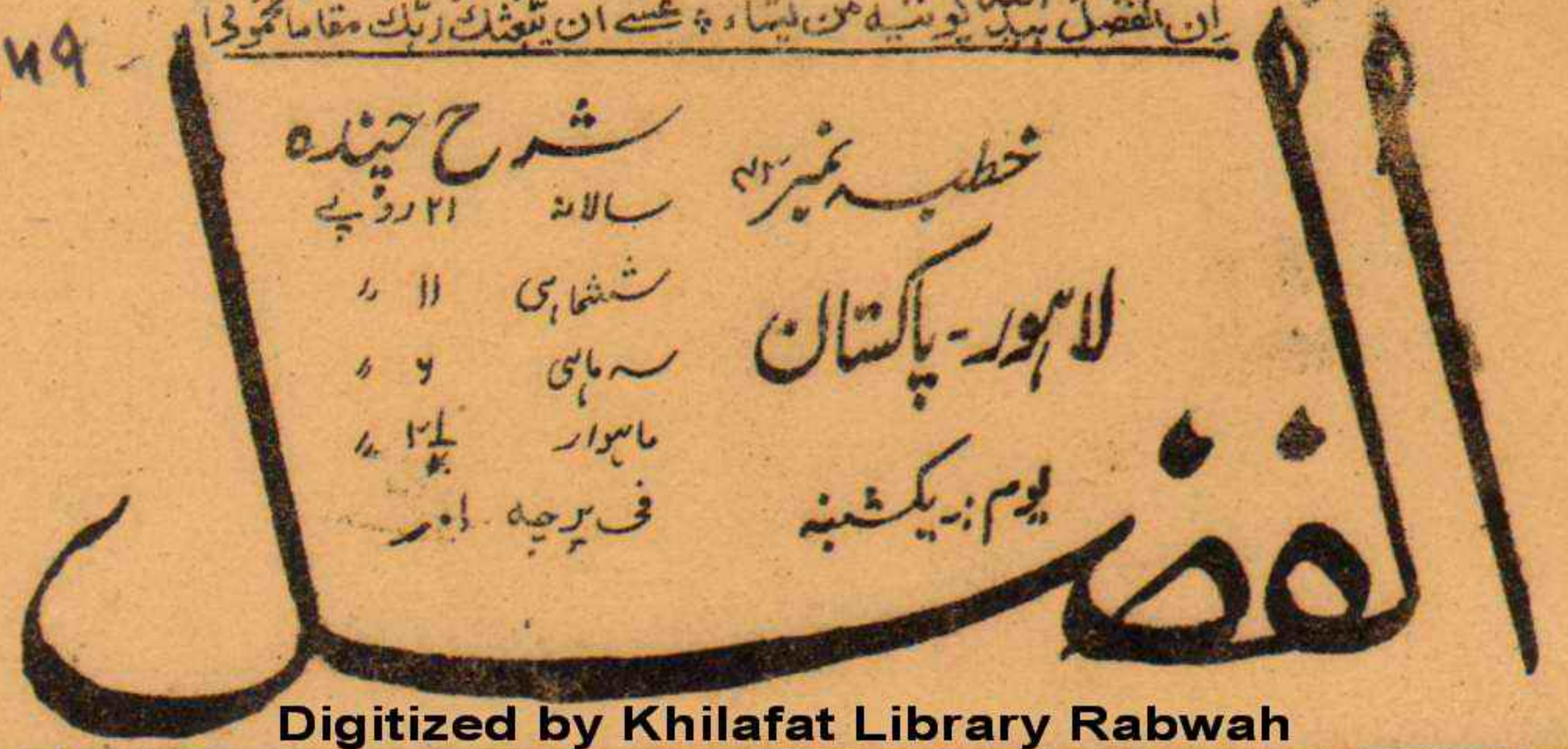
عدم تشدد کے حامی کے ملک میں تشدد کا دور دورہ

مجلس تحفظ کا اقدام غیر موثر ثابت ہوگا

مسئلہ حیدر آباد کے متعلق فرانس کے اخبارات کا تبصرہ

پیرس ۱۷ ستمبر ۔ یہاں کی صورت حال سے ظاہر ہوتا ہے کہ حیدر آباد پر ہند کے حملہ کا بین الاقوامی ردعمل بے چینی پر مشتمل ہے اخبار کے جو نمائندے اقوام متحدہ کے آئندہ مباحثہ میں شرکت کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں انہوں نے ہند پاکستان حیدر آباد کے مسئلہ پر نجی طور پر بحث شروع کر دی ہے لیکن کوئی شخص اس معاملہ پر فیصلہ کن بات کہنے پر آمادہ نظر نہیں آتا۔ وہ صرف اس خیال کا اظہار کر دیتے ہیں کہ مجلس تحفظ کی کارروائی اس قدر سست رفتار ہوگی کہ اس کا ہند کے فوجی اقدام پر اثر پڑنے کا کوئی امکان نہیں ہے ۔ پیرس کے اخبارات حیدر آباد کی صورت حال پر کچھ تفصیل سے تبصرہ کر رہے ہیں اور مندرجہ ذیل تبصرہ سے عام فرانسیسی رجحان کا اظہار ہوتا ہے ۔ مباحثہ میں کسی فریق کی حمایت کرنا ہمارا کام نہیں ہے ۔ ہمارا کام تو صرف یہ ہے کہ ہم ہندکو عدم تشدد کا سبق دیدیں ۔ لیکن بین الاقوامی رائے اب بہت پریشان ہوگی کہ مہاتما گاندھی کے ملک میں جنگ ہو رہی ہے اور انکے پیرو تشدد پر عمل کر رہے ہیں اگر مہاتما گاندھی بقید حیات ہوتے تو کیا یہ نزاع یہ صورت اختیار کرتی ؟ کیا یہ ان کا صبر و تحمل نہیں تھا۔ جس نے ان کے بڑے مخالف یعنی برطانیہ پر فتح پائی۔ اور اگر خطرات کے مطابق ہند میں گذشتہ سال کے مقابلہ میں زیادہ خونریز ہنگامے ہوتے ہیں ۔ تو اس ڈرامہ میں صرف ایک آدمی کی فتح ہو گی۔ اور وہ ہے مہاتما گاندھی کا قاتل " (اسٹار)

مکرم مرزا منور احمد صاحب مبلغ امریکہ انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

لندن سے آمدہ ایک تار کے ذریعے یہ انتہائی افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے کہ مکرم مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل واقف زندگی مبلغ اسلام امریکہ میں معدہ کا اپریشن ہونے کے نتیجہ میں انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون جماعت احمدیہ لندن نے مکرم مرزا منور احمد صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے سیدہ ام متین صاحبہ اور مرحوم کے دیگر لواحقین کیساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے

"ہندوستانی عوام ابھی تک آزادی کے صحیح مطلب سے ناواقف ہیں"

نیویارک کے ایک نامہ نگار کا بیان

نیویارک ۱۷ ستمبر ۔ نیویارک ہیرالڈ ٹریبون" کی نامہ نگار مس مارٹن رقمطراز ہیں کہ ہندوستان کے کروڑوں باشندوں کیلئے آزادی کا مفہوم بالکل مبہم ہے ہندوستانی عوام نے آزادی کا مطلب مختلف پیرایوں میں لیا ہے کسانوں کے ایک معمر لیڈر نے آگرہ کے ایک معمولی سے سرکاری ملازم کے سامنے لگان نقد یا آبیانہ کا محصول ادا کرتے وقت کہا " ہمیں ہمیشہ یہ خیال تھا کہ جب ہندوستان آزاد ہو گا تو ہمیں کسی قسم کے لگان یا محصول ادا نہیں کرنے پڑیں گے ۔ مس مارٹن کا بیان ہے " اس قسم کے واقعات آزادی کے پہلے چند دنوں میں تمام ہندوستان میں رونما پذیر ہوتے " انہوں نے کہا ہے کہ ریلوے ملازمین اور موٹر چلانے والوں کو کرایہ وصول کرنے میں بہت دقتوں کا سامنا کرنا پڑا ۔ کیونکہ لوگ کہتے ہیں ۔ " ہر چیز آزاد ہے "

مس مارٹن نے ہندوستان کے عوام میں آزادی کے مطلب کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ گاندھی جی کے قتل کے چند ہفتے بعد ایک اچھوت عورت نے گاندھی جی کا نام لیتے ہوئے کہا کہ گاندھی جی کی وجہ سے ہی تمام قتل و غارت اور خونریزی ہوئی تھی یہ حالت اس وقت کی ہے جبکہ تمام ہندوستان گاندھی جی کے غم میں سوگوار تھا (اسٹار)

سرگودھا میں ہنگامی ضرورت کے لئے رضاکاروں کی بھرتی

سرگودھا ۱۷ ستمبر ۔ ڈپٹی کمشنر سرگودھا نے ہنگامی قومی خدمت کے لئے "رضاکار" بھرتی کرنے کا انتظام کیا ہے ۔ خاص سرگودھا میں اب تک تین ہزار سے زیادہ رضاکار بھرتی ہو چکے ہیں ۔ اور تمام ضلع میں بھرتی کی مہم جاری ہے ۔ ان رضاکاروں کی تربیت کے مرکز بھی قائم کئے جا رہے ہیں۔

میاں محمد ممتاز دولتانہ

لاہور ۱۷ ستمبر ۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کے سابق وزیر خزانہ میاں محمد ممتاز دولتانہ کو پیرس میں منعقد ہونے والے جنرل اسمبلی کے اجلاس کیلئے پاکستانی وفد کا ایڈیشنل رکن نامزد کیا گیا ہے واضح رہے کہ جنرل اسمبلی کے اس اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے پاکستانی وفد پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں کی قیادت میں روانہ ہو چکا ہے ۔ میاں محمد ممتاز دولتانہ آئندہ ہفتے پیرس کے لئے روانہ ہو جائیں گے اسکے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر نورالامین کی جگہ مشرقی بنگال سے اس وفد کا ایک رکن نامزد کیا جائیگا جو میاں محمد ممتاز دولتانہ کے ساتھ ہی روانہ ہوگا (نامہ نگار خصوصی)

پیرس میں سر محمد ظفر اللہ خاں کا بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے

لندن ۱۷ ستمبر ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں کے پیرس جانے سے قبل یہاں آنے کی توقع کی جا رہی ہے پیرس میں ان کی موجودگی کا بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے ۔ یہ انتظار نہ صرف حیدر آبادی ہی کر رہے ہیں ۔ جنہیں ان کی پر زور حمایت کی امید ہے بلکہ عرب حکومتوں کے نمائندے بھی ان کے منتظر ہیں ۔ کیونکہ انہیں لیک سکسیس میں ان کی پُر زور وکالت یاد ہے اور وہ اس وقت تسلیم شدہ دشوار صورت حال میں ان کی تجاویز اور رہنمائی کے منتظر ہیں (اسٹار)

وزیر مال کی صدارت میں

لاہور ۱۷ ستمبر ۔ موچی دروازے کے باہر مغربی پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام ۱۹ ماہ رواں کو مغربی پنجاب کے وزیر مال میجر مبارک علی شاہ کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسے کے انعقاد کیلئے انتظامات ہو رہے ہیں ۔

معلوم ہوا ہے کہ اس جلسے میں آزاد اسلامی ریاست حیدر آباد پر ہندوستان کے حملہ کرنے سے پیدا شدہ صورت حالات کے پیش نظر حکومت پر زور دیا جائے گا کہ وہ اپنی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے فوری طور پر کوئی موثر قدم اٹھائے ۔

اس جلسے میں مولوی داؤد غزنوی اور علاؤالدین صدیقی بھی تقریریں کریں گے (نامہ نگار خصوصی)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی ۔ اے ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل
۱۸ ستمبر ۱۹۴۸ء

زبانِ خلق

ہندوستانی حکومت حیدر آباد پر چڑھائی کر کے کچھ عجیب چکر میں پھنس گئی ہے ایک طرف حیدر آباد کی فوجیں ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں اور ہوائی قلعے خاک میں ملتے نظر آ رہے ہیں۔ تو دوسری طرف دنیا بھر میں اس جارحانہ اقدام کے ردِ عمل کے طور پر انڈین یونین کی وہ بے حساب بدنامی ہوئی ہے کہ الامان والحفیظ۔ بیرونی ممالک کے اخبارات ہی نہیں بلکہ خود حکومتوں کی طرف سے بھی حکومتِ ہند پر لعن طعن کی بوچھاڑ کا سلسلہ جاری ہے امریکہ کے سیکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر جارج مارشل نے اپنی حکومت کی طرف سے حیدر آباد کے متعلق گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور اس بات پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ تصفیہ کے پُر امن طریقوں کو یکلخت ترک کر کے جنگ کے ذریعے جھگڑے کو حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ادھر تو ادھر خود برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون نے بھی دنیا بھر کی رائے عامہ سے مرعوب ہو کر اور حزب مخالف کی کڑی نکتہ چینی سے جان چھڑانے کی خاطر دار العوام میں اس تلخ حقیقت کو افسوس کے ساتھ دبی زبان سے تسلیم کیا ہے کہ ہندوستان کے نئے ڈومینین میں تمام معاملات پر جنگی نقطۂ نظر حاوی ہوتا چلا جا رہا ہے۔

ہندوستان کی حکومت کے لئے غور کا مقام ہے کہ نا عاقبت اندیشی کی بدولت وہ کہاں سے کہاں جا رہی ہے اور وہ کہ جن کے سہارے انجام سے بے نیاز ہو کر وہ خود ہوا کے گھوڑے پر سوار ہے کس طرح وقت آنے پر گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر آنکھیں دکھانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

دراصل انڈین یونین کا پروگرام یہ تھا کہ یو۔ این۔ او کی مداخلت سے قبل حیدر آباد کی ریاست پر قبضہ کر لیا جائے۔ لیکن وہ تر نوالہ ہی نہیں بلکہ کچھ ایسی ٹیڑھی کھیر ثابت ہوئی ہے کہ اس کو آسانی سے ہضم کرنا مشکل نظر آ رہا ہے اور [illegible] سلامتی کونسل میں حیدر آباد کا مسئلہ زیر بحث آ چکا ہے اور اس نے موقع کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے حیدر آباد کے وفد کو کیس پیش کرنے کی اجازت بھی دے دی ہے یہ صورتِ حال اس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ حکومتِ ہند نے حملہ بازی سے کام لے کر اپنی پوزیشن کو اور زیادہ کمزور بنا لیا ہے اور رائے عامہ کو ایسے طریق پر اپنے خلاف ابھار لیا ہے کہ جس سے ہزار فتوحات پر بھی پانی پھر سکتا ہے۔ اگر حیدر آباد کی مظلومیت دنیا پر روشن ہو جائے جیسا کہ رفتہ رفتہ ہوتی جا رہی ہے۔ تو پھر ہندوستان باوجود حیدر آباد پر قبضہ کر لینے کے دنیا کی نگاہ میں شکست خوردہ قرار پائیگا کیونکہ اس کا حیدر آباد پر قبضہ پولینڈ پر ہٹلر کے قبضہ کے مترادف ہے۔

پس جس طرح ہٹلر کے جارحانہ ارادوں نے اتحادی طاقتوں کو اپنے مقابل میدانِ جنگ میں اترنے پر مجبور کر دیا تھا بعینہٖ اسی طرح ہندوستان اپنے اس آخری جارحانہ اقدام سے ان ہمسایہ ممالک کو چیلنج کرنے کی خطرناک غلطی کا مرتکب ہو رہا ہے کہ جہاں کے عوام حیدر آباد کی ہمدردی میں دہکتے کوئلوں پر لوٹ رہے ہیں۔ اور اپنی حکومتوں پر زور دے رہے ہیں کہ وہ مداخلت سے کام لیکر مظلوم کی حمایت میں آواز اٹھائیں۔ اور بروقت امداد پہنچا کر ان نہ ختم ہونے والے جھگڑوں کا آخری فیصلہ کر دیں۔ وقت ہے کہ ہندوستان رائے عامہ کے اس تازیانۂ عبرت سے سبق حاصل کرے اور اپنی موجودہ روش میں حسبِ خواہ تبدیلی کر کے اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ اور بیرونی سہاروں سے مخلصی پا کر آزادانہ طور پر حالات کا جائزہ لینے کی عادت ڈالے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ سازباز کر کے بیرونی طاقتوں پر اثر ڈال سکتا ہے۔ اور ان کو اپنی سابقہ رائے سے پھر جانے پر مجبور کر سکتا ہے۔ لیکن یہ طریق حق و صداقت کے خلاف ہوتے ہوئے انجام کار اچھے نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ بہتر یہی ہے کہ غیروں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بننے کی بجائے اپنے ماحول کو ملحوظ رکھتے ہوئے آزادانہ طریق پر معاملات کو سلجھانے کی کوشش کی جائے کہ یہی مرض کا اصل علاج ہے۔

بچھڑی ہوئی عورتوں کی بازیابی

مشرقی پنجاب میں بچھڑی ہوئی مسلمان عورتوں کی بازیابی کا کام اب بالکل بند ہو چکا ہے کیونکہ وہاں کے حکام کے ناروا سلوک سے تنگ آ کر حکومتِ مغربی پنجاب نے ان لیڈی افسر خواتین کو واپس بلا لیا ہے جو خاص اس اہم کام کی سر انجام دہی پر متعین تھیں۔ اس کے بالمقابل مغربی پنجاب میں غیر مسلم عورتوں کی بازیابی کا کام بدستور جاری ہے۔

مشرقی پنجاب کی یہ صورتِ حال مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر شریف انسان کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے۔ عورتوں کا اغوا فی نفسہٖ ایک کلنک کا ٹیکہ ہے اور بازیابی کے کام میں بعض حکام کا روڑے اٹکانا دنیا کی نگاہوں میں اس کے مکروہ ترین پہلو کو بھی نمایاں کر دیتا ہے اور وہ یہ کہ اغوا کے انسانیت سوز جرم میں غنڈوں کے ساتھ خود حکومت بھی ملوث نظر آنے لگتی ہے۔

ہم یہ ہرگز نہیں چاہتے کہ جواباً مغربی پنجاب میں بازیابی کے سلسلے میں کوئی رکاوٹ ڈالی جائے۔ ایسے نیک کام میں جوابی کارروائی کا خیال بھی انسانیت اور اخلاق سے بعید ہے چنانچہ حکومتِ مغربی پنجاب نے اپنے کلیجے پر پتھر رکھ کر جس قسم کا پروٹسٹ کیا ہے۔ وہ انتہائی شرافت پر دلالت کرتا ہے لیکن یہ اسی صورت میں مفید ثابت ہو سکتا ہے کہ مد مقابل کو اس کے نتیجے میں کلنک کے ٹیکے کا احساس ہو جائے اور اسے جلد سے جلد دھونے کی تڑپ اسے بے کلا نہ بیٹھنے دے۔ چکنے گھڑے پر اثر نہیں ہوا کرتا جس پر بوند پڑتے ہی پھسل جاتی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اس انتہائی شریفانہ احتجاج پر حکومت مشرقی پنجاب اپنے رویہ میں فوراً تبدیلی کر کے مغربی پنجاب کی حکومت کو ہر ممکن امداد و تعاون کا یقین دلائیگی اور اپنی اس اہم ذمے داری سے عہدہ برآ ہونے کی پوری پوری کوشش کریگی۔ لیکن اگر ایسا ظہور میں نہ آیا تو پھر حکومتِ پاکستان کو اس سلسلے میں کوئی اور مناسب قدم اٹھانا پڑے گا کیونکہ بہر حال شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی اجازت دینا بھی تو ناقابلِ معافی لغزش کے مترادف ہے

نادان دوست

مثل مشہور ہے نادان دوست سے دانا دشمن بھلا۔ سو انڈین یونین کے دم کو ایک ایسا نادان دوست چمٹا ہے کہ جس پر یہ مثل خوب صادق آتی ہے کہ ؎

خود تو ڈوبے ہیں صنم تجھکو بھی لے ڈوبینگے

ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ نادان دوست کون ہو سکتا ہے؟ چنانچہ ماسٹر تارا سنگھ نے پٹیالہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے:۔

"حیدر آباد اور حیدر آباد کے بعد پاکستان کو ختم کرنے کی خاطر سکھ ہندو لیڈروں سے اپنے تمام اختلافات حرفِ غلط کی طرح مٹانے کیلئے تیار ہیں۔ میں نے پہلے ہی اس مقصد کے پیشِ نظر انڈین یونین کے وزیر اعظم مسٹر نہرو کے سامنے اکالی تخت اور تمام سکھ قوم کی خدمات پیش کر دی ہیں"

یہ تو سولہ آنے درست کہ نادان دوست سے دانا دشمن بھلا لیکن اس شخص کی اپنی دانائی کی قلعی بھی آپ ہی کھل جاتی ہے جو نادان دوست کی نادانی کی بدولت بار بار گڑھے میں گرنے کے باوجود پھر ابتدائی میں گرنے کے لئے اشارہ کا منتظر رہتا ہے۔ ماسٹر جی اور ان کے ساتھیوں نے کشمیر کے متعلق بھی ہندوستانی حکومت کو خوب ورغلایا اور وہ پھونک بھری کہ ان کی دلیری پر بھروسہ کرتے ہوئے انڈین یونین وہاں اپنی ٹانگ پھنسا بیٹھی۔ اور اب تک پڑی الجھ رہی ہے اب یہ امر بھی دنیا کے لئے اچنبھہ سے کم نہیں تھا کہ انڈین یونین نے ساکن معاہدہ کے ہوتے ہوئے حیدر آباد پر چڑھائی کر کے سارے جہان کی لعن طعن اپنے سر مول کیوں لی۔ کیونکہ بیرونی دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا باثر اخبار ہو۔ جس نے حیدر آباد پر حملے کی نہایت زور دار الفاظ میں مذمت نہ کی ہو۔ سو اس کی وجہ بھی جیسا کہ ماسٹر جی کی تقریر سے ظاہر ہے نادان دوستوں کی مہربانی ہی معلوم ہوتی ہے اگر یونہی آنکھیں بند کر کے انڈین یونین اپنے نادان دوستوں کے پیچھے لکڑی کے ہاتھ چلتی رہی تو انجام معلوم شد کیونکہ ماسٹر جی ابتدا سے ہی یہ کہہ کہہ کر کہ جنگ ناگزیر ہے ہندوستان کو پاکستان پر حملے کی راہ دکھا رہے ہیں۔

خواتینِ لاہور کا مستحسن اقدام

کل بیگم سلمیٰ تصدق حسین کی زیر صدارت خواتینِ لاہور کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں بالاتفاق رائے اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ "مجاہدینِ حیدر آباد" کو ایک طیارہ خرید کر پیش کیا جائے۔ یہ فیصلہ انتہائی اہم ہے اور ہمارے خیال میں اس معاملے میں عورتیں مردوں پر سبقت لے گئی ہیں۔ آج کشمیر میں جنگ چھڑے ہوئے دس گیارہ ماہ کا طویل عرصہ گزر چکا ہے اور آئے دن ہم سنتے رہتے ہیں کہ کشمیر میں لڑنے والی آزاد فوجیں ہماری امداد و تعاون کی محتاج ہیں۔ لیکن مردوں کو یہ خیال نہیں آیا کہ وقت کی ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور کشمیر میں لڑنے والے اپنے بھائیوں کی کم سے کم ضروریات کو ہی پورا کریں گی [illegible] خیال میں خواتینِ لاہور نے اس معاملے میں مثال قائم کر کے پاکستان کے عوام کو ایک اہم ضرورت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اس سبب [illegible] واقعی مبارکباد کی مستحق ہیں۔

150

خطبہ جمعہ
خطبہ نمبر ۳۳

خدا تعالیٰ کے وعدے تبھی پورے ہونگے جبکہ تم بھی انہیں پورا کرنیکی کوشش کرو

تمہیں ہر وقت اپنے مقصد غلبہ اسلام کو سامنے رکھنا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ ۔ اگست ۱۹۴۸ء بمقام مسجد احمدیہ کوئٹہ

مرتبہ :۔ سلطان احمد پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے ۔ من حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام ۔ کہ اے مسلمانو تم جہاں سے بھی نکلو ۔ تم اپنے منہ مسجد حرام کی طرف کر لو ۔ اس آیت کے مفسرین یہ معنے کرتے ہیں کہ اس میں قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ لیکن

حقیقت یہ ہے

کہ خواہ اس آیت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کیا گیا ہے اور خواہ مسلمانوں کو خطاب کیا گیا ہے ۔ اس کے یہ معنے نہیں ہو سکتے جب یہ آیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہوگی تب بھی اس کے معنی قبلہ کی طرف منہ کرنے کے نہیں ہوں گے ۔ اور اگر مسلمانوں کے متعلق یہ آیت ہوگی ۔ تب بھی اس کے یہ معنی نہیں ہوں گے کیونکہ اس آیت کے

لفظی معنے

یہ بنتے ہیں ۔ کہ جہاں سے بھی تم نکلو ۔ تم اپنے منہ مسجد حرام کی طرف کر لو ۔ یا جہاں سے بھی تو نکلے ۔ تو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لے اب یہ تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے ۔ کہ چلتے وقت نماز نہیں پڑھی جا سکتی ۔ بلکہ نماز ٹھہر کر ہی پڑھی جا سکتی ہے ۔ ہاں اگر اس آیت کے یہ الفاظ ہوتے ۔ کہ حیثما کنت فول وجھک شطر المسجد الحرام ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو تم اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لو ۔ یا تو جہاں کہیں بھی ہو ۔ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لے تب تو یہ معنے صحیح ہو سکتے تھے ۔ لیکن یہ تو فرمایا گیا ہے ۔ من حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام یا من حیث خرجتم ۔ یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اے مسلمانو ۔ جہاں سے بھی تم نکلو تم اپنے منہ

مسجد حرام کی طرف

کر لو یہاں خروج کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنے نکلنے کے ہیں اب یہ صاف بات ہے کہ نماز نکلتے وقت نہیں پڑھی جاتی ۔ بلکہ کسی جگہ بیٹھتے ہوئے نماز پڑھی جاتی ہے ۔ پس معلوم ہوا کہ یہاں نماز پڑھنے کے معنے کرنا درست نہیں ۔ چونکہ چلتے وقت نماز نہیں پڑھی جاتی ۔ اس لئے اس آیت کا یہ مفہوم نہیں ۔ کہ جب تم نماز پڑھو تو قبلہ کی طرف منہ کر لو ۔ بلکہ اس آیت میں اس طرف

اشارہ کیا گیا ہے

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے مستحق اور مورد ہیں ۔ جب آپکو مکہ سے نکالا گیا اس وقت دشمنان اسلام کو یہ اعتراض کرنے کا موقعہ ملا کہ جب آپ دعائے ابراہیمی کے موعود تھے اور خانہ کعبہ کے ساتھ آپ کا تعلق تھا ۔ تو آپ کو مکہ سے کیوں نکال دیا گیا ۔ جب آپ کو مکہ سے نکال دیا گیا ہے تو آپ دعائے ابراہیم علیہ السلام کے کسطرح مستحق ہو سکتے ہیں اس اعتراض کے جواب میں فرمایا من حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام اے محمد رسول اللہ صلعم تمہارا

مکہ سے یہ نکلنا

عارضی ہے ہم تم سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ موجودہ بارہ تمہیں موقعہ دیں گے اور تم مکہ پر قابض ہو جاؤ گے ۔ لیکن جہاں اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں سے وعدے ہوتے ہیں وہاں وہ اُن سے یہ اُمید کرتا ہے ۔ کہ وہ بھی اس وعدہ کو پورا کرنے کی کوشش کریں یہ نہیں ۔ کہ خدا تعالیٰ اُن سے وعدہ کرے اور وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائیں اور اس وعدہ کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں اور یہ سمجھ لیں کہ جب خدا تعالیٰ نے خود وعدہ کیا ہے تو وہ اُسے پورا کرے ہمیں اُسکے پورا کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم

کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا ۔ کہ تمہیں کنعان کا ملک دیا جائیگا حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو ساتھ لیکر چل پڑے جب وہ ملک سامنے آگیا تو موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا جاؤ اور لڑائی کرو تا کہ اس ملک پر قبضہ کر لو ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے غلطی سے یہ خیال کر لیا کہ خدا تعالیٰ نے یہ ملک ہمیں دینے کا وعدہ کیا ہے اس لئے وہ خود ہی اس وعدہ کو پورا کریگا اور یہ ملک ہمارے قبضہ میں دے دیگا ۔ ہمیں اگر اس ملک کو فتح کیا تو پھر وعدے کا کیا فائدہ خدا نے وعدہ کیا ہے ۔ وہ اُسے خود پورا کریگا ۔ ہمیں اس کیلئے کسی قسم کی کوشش کرنیکی ضرورت نہیں ۔ چنانچہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا ۔ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون ۔ کہ اے موسیٰ تو ہم سے کہا کرتا تھا کہ یہ ملک خدا تعالیٰ تمہیں دے دے گا ۔ اب

تمام ذمہ داری

تجھ پر یا تیرے خدا پر ہے ۔ ہمیں اگر ملک فتح کیا تو پھر تیرے اور تیرے خدا کے وعدوں کا کیا فائدہ ۔ چونکہ تو ہمیں بتایا کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ یہ ملک ہمیں ضرور ملیگا ۔ اسلئے اب تو جا اور تیرا رب دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھیں گے جب تم ملک فتح کر کے ہمیں دیدو گے ۔ تو ہم اس میں داخل ہو جائینگے بظاہر اُنکا یہ استدلال درست معلوم ہوتا ہے اگر کوئی کسی سے کہے کہ میں تمہیں فلاں چیز دونگا اور وہ اُس سے آکر وہ چیز مانگے ۔ اور وہ اُسے کہے کہ جاؤ بازار سے خرید لو تو سارے لوگ یہی کہیں گے کہ اگر اُس نے وہ چیز بازار سے ہی خریدنی تھی تو پھر اس کے وعدہ کی کیا ضرورت تھی ۔ پس بظاہر یہ بات معقول معلوم ہوتی ہے ۔ لیکن

الٰہی سلسلوں میں

یہ اول درجہ کی غیر معقول بات ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے اُن بنی اسرائیل کی تعریف نہیں کی ۔ یہ نہیں کہا ۔ کہ تمہیں لڑنے کی ضرورت نہیں یہ ہمارا کام ہے ۔ کہ ہم یہ ملک تمہیں لے کر دیں ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ تم نے ہماری ہتک کی ہے ۔ اس لئے تمہیں اس ملک سے محروم کیا جاتا ہے جاؤ چالیس سال تک جنگلوں میں بھٹکتے پھرو ۔ تم اس ملک کے وارث نہیں بن سکتے ۔ تمہاری نئی نسل اس ملک کی وارث ہوگی ۔ کیونکہ تم نے ہماری ہتک کی ہے تو دیکھو یہ چیز انسانی لحاظ سے تو درست اور معقول کہلا سکتی ہے ۔ لیکن الٰہی سلسلہ کے لحاظ سے نہایت ہی

غیر معقول ہے

اور انسان کو عذاب کا مستحق بنا دیتی ہے ۔ اسکی کیا وجہ ہے ۔ اسکی یہی وجہ ہے ۔ کہ جب کوئی انسان وعدہ کرتا ہے تو اُسے تغیرات سماوی اور تغیرات ارضی پر اختیار نہیں ہوتا اس لئے جب بھی وہ وعدہ کرتا ہے ۔ تو ایسی چیز کا کرتا ہے جو اُس کے اختیار میں ہوتی ہے ۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے جو وعدہ ہوگا ۔ اُسکا یہ مطلب ہوگا ۔ کہ اگرچہ اس چیز کا حصول تمہارے لئے ناممکن ہے ۔ مگر یہ تمہیں ہماری مدد سے مل جائیگی وہ قوم جو فرعون کی

سینکڑوں سال تک غلام

رہی ۔ اُسکے لئے اینٹیں بناتی رہی ۔ لکڑیاں کاٹتی رہی اور ذلیل سے ذلیل کام کرتی رہی ۔ وہ اتنی بڑی عظیم الشان ملک پر جس پر عاد قوم حکمران تھی ۔ قبضہ کیسے کر سکتی تھی ۔ اُسے یہ ملک مل جانا آسان نہیں تھا ۔ لیکن خدا تعالیٰ نے کہا ۔ کہ گو یہ ملک حاصل کرنا تمہیں ناممکن نظر آتا ہے ۔ لیکن ہم وعدہ کرتے ہیں ۔ کہ ہم یہ ملک تمہیں دیں گے ۔ اور تم یہ ملک ہماری مدد سے حاصل کر لو گے ۔ پس خدا تعالیٰ کے وعدے کے یہ معنی نہیں ہوا کرتے کہ اُس نے وعدہ کر دیا ۔ اسلئے بندے کو کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب تم اس چیز کو حاصل کرنے کے لئے تدبیر اختیار کرو گے ۔ تو خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا ۔ اور تم

کامیاب ہو جاؤ گے

گویا اللہ تعالیٰ کے وعدے اور رنگ کے ہوتے ہیں اور بندے کے وعدے اور رنگ کے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کے وعدوں میں تدبیر شامل ہوتی ہے ۔ بندے کو اس میں دخل دینا پڑتا ہے اور اُس کو پورا کرنے کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے ۔ اگر بندہ اس میں دخل نہیں دیگا ۔ اور اُس کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا ۔ تو وہ

سزا کا مستحق

ہوگا ۔ لیکن بندے کے وعدے میں یہ نہیں ہوتا ۔ بندہ یہ نہیں کہہ سکتا ۔ کہ میں تمہارے لئے خدا تعالیٰ کی تقدیر بدل دونگا ۔ کیونکہ وہ اُس کے اختیار میں نہیں ہوتی اگر وہ ایسا کہے گا ۔ تو ہم اُس سے پوچھیں گے کہ تم تقدیر کو بدلنے والے کون ہو ۔ لیکن خدا تعالیٰ یہ کہہ سکتا ہے ۔ کہ اگر تم ایسا کرو گے ۔ تو میں تمہاری مدد کروں گا ۔ اور اپنی تقدیر بدل دوں گا ۔ کیونکہ تقدیر ایک ایسی چیز ہے جو اس کے قبضہ میں ہے اور وہ جب چاہے اُسے بدل سکتا ہے ۔ خدا تعالیٰ عمل کو رد نہیں کرتا خدا تعالیٰ کے وعدے میں جس میں تدبیر شامل ہو یہ پایا جاتا ہے ۔ کہ تم اگر کوشش کرو تو اگرچہ بظاہر ناممکن ہے لیکن میں تمہاری مدد کروں گا ۔ اور تم اسے حاصل کر لو گے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

فتح مکہ کا وعدہ

دیا گیا تو ساتھ ہی مسلمانوں کو یہ کہا گیا ۔ کہ اے مسلمانو تم موسیٰ کی قوم کی طرح یہ نہ سمجھ لینا کہ خدا تعالیٰ نے مکہ کو دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ وہ خود اُسے پورا کریگا ۔ ہمیں اُس کے لئے تدبیر کرنے کی ضرورت نہیں ۔ بلکہ تمہیں بھی اس کے

پورا کرنے کی کوشش

کرنی پڑے گی خدائی وعدے کے یہ معنی ہیں کہ تم کمزور ہو اگر تم کمزور نہ ہوتے تو تم مکہ کو چھوڑ کر کیوں آتے مکہ کو چھوڑنے کے معنی ہی یہ تھے کہ تم کمزور ہو ۔ اور تمہارا دشمن مضبوط اور طاقتور ہے ۔ لیکن خدا تعالیٰ تمہیں طاقت دیگا اور تم دشمن سے مکہ چھین لوگے ۔ پس من حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام کے یہ معنے ہیں کہ تم جہاں سے بھی نکلو یا جس جگہ سے بھی نکلو تمہارا مقصد یہ ہو ۔ کہ ہم نے مکہ فتح کرنا ہے

پھر خروج کے معنی لشکر کشی کے بھی ہوتے ہیں اس صورت میں آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ تم جہاں بھی لشکر کشی کرو کسی جگہ بھی لڑائی کے لئے جاؤ ۔ چاہے تم مشرق کی طرف نکلو ۔ یا جنوب کی طرف نکلو جنوب کی طرف نکلو یا شمال کی طرف نکلو تمہارا مقصد یہ ہونا چاہیئے ۔ کہ تمہارا یہ خروج

فتح مکہ کی بنیاد

قائم کرنے والا ہو ۔ مثلاً تم اگر جنوب کی طرف دشمن پر حملہ کرنا چاہو ۔ لیکن

تمہیں معلوم ہو جائے کہ اُس ملک کے مغرب کی طرف دوست موجود ہیں۔ اور اُن کے متعلق یہ شُبہ ہے کہ وُہ کہیں پیچھے سے حملہ نہ کر دیں۔ اور تم پہلے مغرب کی طرف حملہ کر کے اُن کو صاف کر لو۔ تو اُس کے معنے ہونگے کہ یہ مغرب کی طرف حملہ اصل میں جنوب کے حملہ کا پیش خیمہ ہے۔

اسیطرح اگر اس قوم

کے ساتھی شمال پر بیٹھے ہوں۔ اور پہلے تم ان پر حملہ کرو . . . . تو تمہارا حملہ

اصل میں جنوب پر ہی ہوگا۔ کیونکہ اصل مقصد تمہارا جنوب کے دشمن پر حملہ کرنا ہی ہوگا۔ اسی اصل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو تم کسی قوم۔ کسی ملک اور کسی علاقے پر چڑھائی کرو۔ اُس کا مقصد یہی ہونا چاہیئے کہ تم نے

مکہ فتح کرنا

ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر بڑے کام پر قوم کی توجہ کا مرکوز کرنا ضروری ہوتا ہے اور اسی طرح افراد کو بھی بڑے کاموں کے کرتے ہوئے اپنی پوری توجہ ان کی طرف لگا دینا ضروری ہوتا ہے اگر کوئی قوم یا فرد ایسا نہ کرے تو وُہ کبھی بڑے مقصد پورے نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کو

ایک خاص مقصد کے لئے

قائم کیا ہے۔ اور وُہ مقصد یہ ہے کہ ہم نے اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کرنا ہے خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ کہ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ اس لئے فرمائی ہے تا اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کر دیا جائے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض ہی یہ ہے کہ آپ نے اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کرنا ہے یہ غلبہ ہزاروں ہزار اقسام کا ہے۔ اس زمانہ میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں۔ جس میں اسلام غالب نظر آتا ہو۔ دین کو لے لو۔ اگرچہ عیسائیت جھوٹی ہے۔ اور اسلام ہی سچا مذہب ہے مگر پھر بھی عیسائیوں میں کئی لاکھ ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو اپنے دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر دیتے ہیں۔ عیسائیوں کا

چھ لاکھ باقاعدہ مبلغ

ہے۔ اور یہ صرف پروٹسٹنٹ اور پریسبٹیرین چرچوں کا ہے رومن کیتھولک ان کے علاوہ ہیں سارے ملا کر قریباً بیس پچیس لاکھ پادری بن جاتے ہیں۔ اب دیکھو انہیں صرف جھوٹا کہنے سے کیا بنے گا۔ جھوٹے کے معنے تو یہ ہیں کہ سچے کے اندر اس سے زیادہ قربانی پائی جائے۔ لیکن حال یہ ہے کہ جو جھوٹا ہے وُہ تو ایک انسان کی خدائی منوانے کے لئے لاکھوں مبلغ دیتا ہے۔ لیکن سچا خدا کی خدائی منوانے کے لئے سینکڑوں مبلغ بھی نہیں دیتا۔ بلکہ

حقیقت یہ ہے

کہ اُن میں ایسے پچاس آدمی بھی نہیں پائے جاتے۔ اس کے مقابلہ میں عیسائیت کے پاس لاکھوں مبلغ ہیں۔ جو بڑے جوش کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

افریقہ کے ایک علاقہ میں ایک دفعہ عیسائیوں کے چھ سات مشنری گئے۔ وہاں کے مردم خور آدمیوں نے انہیں کھا لیا۔ جب یورپ میں یہ خبر پہنچی۔ تو تین چار دن میں کئی ہزار مردوں اور عورتوں نے اپنے نام پیش کر دیئے کہ ہم وہاں جانے کے لئے تیار ہیں مسلمان اوّل تو وہاں گئے ہی نہیں۔ لیکن اگر چلے بھی جاتے اور مردم خور انسان انہیں کھا لیتے تو جب وہاں سے خبر آتی۔ ہماری عورتیں کہتیں شکر ہے۔ ہمارا بچہ نہیں گیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں عیسائیوں میں کتنا جوش ہے صرف یہ کہنے سے کہ ہمارا مذہب سچا ہے اور وُہ جھوٹے ہیں۔ کیا بن جاتا ہے۔ سچا مذہب کیا کوئی جادو اور ٹونہ ہے کہ اگر اس کا نام لے لیا تو اللہ تعالےٰ ہمیں آسمان پر جگہ دے دیگا سچے کی کوئی علامت ہونی چاہیئے۔

پھر

عیسائیت کے مقابلہ میں

ہم اگر لاکھوں مبلغ بھی دیں۔ تو وُہ کون ہونگے وُہ ایسے ہونگے۔ جن کی ۲۵ سے ۵۰ تک ماہوار آمدن ہوگی۔ جو دال روٹی کھانے والے ہونگے اُن کو اگر ایک آدھ وقت کا فاقہ بھی آگیا تو آخر کون سا فرق پڑے گا۔ لیکن عیسائیت میں جن لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ اُنہیں ہر قسم کی دولت میسر تھی اگر مسلمان اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ تو گویا ۵۰ روپے ماہوار خرچ کرتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں عیسائی لوگ ہزار دو ہزار تین ہزار روپیہ ماہوار خرچ کرتے ہیں۔ اُن میں طاقت تھی کہ وُہ اتنی کمائی کر سکیں لیکن اس آمدن کو چھوڑ کر وُہ چلے گئے۔ ایسے ایسے ڈاکٹر جو سارے علاقے میں مشہور تھے جو شہر میں پریکٹس کے ذریعہ، چالیس چالیس

پچاس پچاس ہزار روپیہ

ماہوار کما سکتے تھے۔ گرجے میں تنگی سے اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں۔ اُنہیں وہاں معمولی کھانے پینے کو مل جاتا ہے دو تین جوڑے کپڑے پہننے کو مل جاتے ہیں۔ اور پھر وُہ اپنی ساری عمر گرجے میں لگا دیتے ہیں۔ پنجاب میں ایک ڈاکٹر شیلڈ تھا۔ وُہ آنکھوں کے علاج میں سارے پنجاب میں مشہور تھا۔ گزشتہ جنگ کے دنوں میں وُہ چند دن سرکاری ہسپتال میں بھی لگا تھا۔ میں نے خود اس سے علاج کروایا ہے ہزاروں ہزار مریض اُس کے پاس آتے تھے۔ اور اُن میں سے ہر ایک کم از کم پندرہ روپیہ اُسے دیتا تھا۔ اور جو اپریشن کرواتے تھے۔ وُہ تو سو سو دو دو سو بھی دیتے تھے لیکن وُہ اپنی

ساری آمدن گرجے میں

دے دیتا تھا۔ اور کہتا تھا میں تو پادری ہوں اور میں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے پس اگر ہم تعداد میں بھی اُن کے برابر ہوتے تب بھی ہماری قربانی اُن کی قربانی کے برابر نہیں ہو سکتی تھی۔ امریکہ کے بعض پروفیسر سو سو ڈیڑھ ڈیڑھ سو میں کام کر رہے ہیں اگر انہیں گورنمنٹ منگواتی۔ تو ہزار ہزار ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار ماہوار دیتی۔ پس اُن کے افراد کے مقابلہ میں بھی ہم نے کوئی قربانی نہیں کی۔ اور لیاقت کے مقابلہ میں بھی ہم نے کوئی قربانی نہیں کی۔ اور پھر یہ تو میں نے ہزاروں شاخوں میں سے ایک شاخ گنوائی ہے۔ اب اگر ہم کہیں

لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ

کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم نے اسلام کو دنیا کے باقی ادیان پر غالب کرنا ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ کوئی ایسی جماعت پیدا ہو جائے جس کے افراد دوسرے مذاہب سے زیادہ دین کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ وُہ دوسرے مذاہب سے زیادہ

لیاقت کی قربانی

کریں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو اسلام دوسرے مذاہب پر غالب کیسے ہوگا۔ یا مثلاً تعلیم کو لے لو۔ تعلیم میں جتنی اُنہوں نے ترقی کی ہے ہمارا اُن سے مقابلہ ہی کہاں ہے اُن کا ادنیٰ سے ادنیٰ عالم ہمارے بڑے سے بڑے عالم کے مقابلہ میں زیادہ علم رکھتا ہے گویا علم کے میدان میں بھی ہم انہیں اُس وقت تک شکست نہیں دے سکتے جبتک ایسے علماء پیدا نہ کئے جائیں جن کے سامنے یورپ کے علماء ہیچ رہ جائیں۔ پھر خدمت خلق کا کام ہے وُہ ہزاروں ہزار اس کام میں لگے ہوئے ہیں کہیں ریڈ کراس سوسائٹیاں قائم کی جا رہی ہیں۔ کہیں ہسپتال کھولے جا رہے ہیں۔ اور کہیں سکول کھولے جا رہے ہیں اس میدان میں بھی اگر ہم انہیں شکست نہ دیں تو ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے ہماری خدمت خلق ایسی ہونی چاہیئے کہ کوئی اور مذہب ہمارا مقابلہ نہ کر سکے۔ پس اگر قرآن کریم کی یہ پیشگوئی پوری ہو سکتی ہے تو اُسی وقت جب ہم ہر میدان میں اور ہر کام میں انہیں شکست دیں۔ پھر عیسائیوں کو جانے دو۔

ہندوستان میں

ہندوؤں کے کتنے سادھو پائے جاتے ہیں خواہ وُہ مذہب جھوٹا ہی ہے۔ مگر اُن کے سادھوؤں کا کم از کم سولہ لاکھ کا اندازہ ہے اس کے معنے یہ ہوئے کہ ہندوستان میں

سولہ لاکھ ہندو

ایسے ہیں۔ جو شادی بیاہ کا خیال ترک کر کے اور اپنا گھر بار چھوڑ کر ننگ دھڑنگ بھبوت ملے پھر رہے ہیں۔ کانگرس کو جو کامیابی ہوئی ہے اُس میں بڑی مدد ان سادھوؤں کی تھی اور مجھے یاد ہے کہ جب گاندھی جی نے

رولٹ ایکٹ پر شورش

کا فیصلہ کیا اور کہا کہ ہم نان کو اپریشن (Non-Co-operation) کریں گے۔ اُسوقت تین چار دن کے اندر اندر سارے ہندوستان میں ایسی آگ لگ گئی تھی کہ حیرت آتی تھی۔ ہم سمجھتے تھے کہ قادیان ایک طرف ہے اس طرف کسی کی توجہ نہیں۔ انہوں نے صرف پندرہ دن پہلے اعلان کیا تھا۔ اسلئے خیال تھا کہ سب ملک میں خبر نہ پہنچی ہوگی۔ میں نے چاہا کہ میں اپنے گرد کے لوگوں کو سمجھاؤں۔ تا فساد نہ ہو۔ میرا خیال تھا کہ یہاں کے لوگوں کو اس تحریک کی خبر تک نہ ہوگی جب میں نے رؤسا کو اکٹھا کرنے کے لئے آدمی بھیجے تو اُن میں سے ایک آدمی نے مجھے آکر بتایا کہ فلاں گاؤں کے زمینداروں کو میں نے بڑی مشکل سے

یہاں آنے پر رضی کیا ہے۔ وہ بات سننے سے پہلے ہی کہنے لگے۔ کہ آخر مرزا صاحب کے آبا واجداد بھی اس علاقہ کے حاکم تھے اور اگر وہ دوبارہ حکومت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم ان کی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں ان کے ذہنوں میں یہ تھا کہ ہم نے۔

انگریزوں کا مقابلہ

کرنا ہے۔ قادیان کے پاس ہی تین میل کے فاصلہ پر ٹھیکری والا ایک گاؤں ہے۔ وہاں ان دنوں کافی تعداد میں پستول پہنچ گئے تھے اور وہاں ان کی پریکٹس بھی ہوا کرتی تھی۔ میں نے جب اس کی تحقیقات کی۔ تو معلوم ہوا کہ یہ سب کام سادھوؤں کا تھا۔ جنہوں نے تمام علاقہ میں پھر کر اور چکر لگا کر یہ خبر پہنچا دی تھی۔ ہندوستان میں آٹھ لاکھ گاؤں ہیں۔ اس طرح ۱۶ لاکھ سادھوؤں کے یہ معنے ہوئے۔ کہ دو دو سادھو ایک وقت میں ایک ایک گاؤں میں جا سکتے ہیں۔ اور اس طرح ایک چیز سارے علاقہ میں ایک دن میں پھیلائی جا سکتی ہے۔ اسکے مقابلہ میں

مسلمانوں میں

ایسے کتنے لوگ ہیں۔ جنہوں نے دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ اے مسلمانو تمہارا جو مقصد ہے۔ تمہاری ہر وقت اسکی طرف توجہ ہونی چاہیئے۔ گذشتہ ایام میں جو کچھ ہندوؤں نے کوشش کی اسے دیکھ لو ان کا مقصد یہ تھا کہ ہندو قوم کی تنظیم کی جائے اور ان کو ترقی دی جائے اگر کوئی ہندو ڈاکٹر ڈیپارٹمنٹ میں ہوتا اور اس کے محکمہ میں کوئی معاملہ جاتا تو انسپکٹر سے لیکر حکومت ہند کے سکرٹریوں اور وزیروں تک اسکی مدد کرتے صرف اسلئے کہ وہ ہندو ہے وہ صرف یہ دیکھتے تھے کہ اس کا نام دیا رام لکھا ہے۔ اور سمجھ لیتے کہ اسکے مدمقابل عبد الرحمان نے ضرور غلطی کی ہے۔ مگر اسکے مقابلہ میں

مسلمان ڈرتے تھے

اور وہ خیال کر لیتے تھے کہ عبد الرحمٰن نے ضرور غلطی کی ہے۔ اسے ضرور سزا ملنی چاہیئے ورنہ ہندو کہیں گے۔ کہ یہ متعصب ہے ہندوؤں کے مدنظر اپنی قوم کی ترقی تھی اس لئے وہ ہر رستہ سے طاقت حاصل کر لیتے تھے اور اسلئے بڑھتے جا رہے تھے مسلمانوں کے مدنظر ان کا ذاتی مفاد تھا قوم کی ترقی نہیں تھی۔ اسلئے وہ پراگندہ ہو گئے۔ خدا تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ قوم کو پراگندہ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ فرماتا ہے۔ کہ اے مسلمانو۔ تم جس طرف بھی نکلو۔ تمہارا یہ مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ ہم نے

خدا تعالےٰ کے

دین کو کامیاب

کرنا ہے۔ جب تک تم اس رنگ میں کام نہیں کرو گے۔ تمہیں کامیابی کی امید نہیں رکھنی چاہیئے

صحابہؓ میں یہ چیز پیدا ہو گئی تھی۔ اس لئے وہ ہر رنگ میں اس کے لئے کوشش کرتے تھے۔ اور آخر انہیں کامیابی ہو جاتی تھی۔

. . . .

. . . .

فتح مکہ کی جن لوگوں نے بنیاد رکھی۔ وہ چند صحابی تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب

صلح حدیبیہ پر

تشریف لے گئے۔ آپنے مشرکین مکہ سے معاہدہ کیا۔ آپ یہی خدائی منشار سمجھتے تھے کہ حملہ کر کے مکہ میں داخل نہ ہوں اس لئے آپ نے مشرکین مکہ سے معاہدہ کر لیا اور اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ سے جو شخص مسلمان ہو کر مدینہ چلا جائے اُسے مسلمان واپس کر دیں۔ مگر جو مسلمان مرتد ہو کر مکہ آجائے۔ اسے واپس نہیں کیا جائیگا۔ صحابہ رضؓ پر یہ بہت گراں گزرا اور انہوں نے سمجھا کہ یہ تو بڑی بھاری شکست ہو گی۔ کفار میں سے جو مسلمان ہو کر آئینگے اسے تو ہمیں واپس کرنا ہو گا۔ لیکن ہم میں سے جو مرتد ہو کر مکہ چلا جائے گا اسے مشرکین مکہ واپس نہیں کریں گے۔ بعض صحابہ رضؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت بھی کی۔ آپ نے انہیں یہ جواب دیا۔ کہ ہمارا آدمی جہاں کہیں بھی ہو گا

اسلام کی خدمت

کرے گا۔ لیکن ہم میں سے جو مرتد ہو جائیگا اور مشرکین کے پاس چلا جائے گا۔ وہ ہمارے کس کام کا ہے نے اسے کیا کرنا ہے۔

معاہدے پر ابھی دستخط نہیں ہوئے تھے کہ وہ رئیس مکہ جو معاہدہ کر رہا تھا۔ اسی کا بیٹا جسے رسیاں بندھی ہوئی تھیں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ کسی نہ کسی طرح لڑھکتا لڑھکتا وہاں پہنچا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان ہونے کی وجہ سے میرا یہ حال ہے۔ ان لوگوں نے مجھے قید کر رکھا ہے۔ اور مجھے باہر نہیں نکلنے دیتے اور

طرح طرح کی ایذائیں

اور دکھ دیتے ہیں۔ وہ کسی نہ کسی طرح جان بچا کر آیا تھا۔ صحابہؓ اسکی مدد کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ لیکن وہ رئیس جو معاہدہ کر رہا تھا۔ اس نے کہا معاہدہ ہو چکا ہے

کہ مکہ میں سے جو مسلمان ہو کر آپ کے پاس جائے گا۔ اسے واپس کیا جائے گا اگرچہ معاہدے پر ابھی دستخط نہیں ہوئے مگر فریقین کے درمیان طے تو ہو چکا ہے اسلئے یہ آدمی آپ کو واپس کرنا پڑے گا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہم معاہدہ کر چکے ہیں۔ اور اسکے مطابق یہ واپس کیا جائے گا۔ آپ نے صحابہ رضؓ کو فرمایا۔ اسے واپس کر دو۔ اور آپ کے حکم کے مطابق وہ واپس کر دیا گیا۔ مسلمانوں میں

ایک جوش

پیدا ہو گیا۔ مگر آپ نے فرمایا ہم معاہدہ کر چکے ہیں۔ ہمیں ایسا کرنا ہی پڑے گا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ واپس پہنچ گئے تو ایک مسلمان آپ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں مسلمان ہوں کفار مجھے اس اس قسم کی ایذائیں دیتے تھے۔ میں بھاگ کر آیا ہوں۔ اسکے پیچھے پیچھے دوسرے لوگ بھی آگئے۔ اور انہوں نے کہا۔ معاہدہ کے مطابق یہ شخص مدینہ میں نہیں رہ سکتا اسے واپس کریں۔

ہمارا یہ معاہدہ تھا

کہ ہم میں سے جو بھی مسلمان ہو کر آپ کے پاس آئے اسے واپس کر دیا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ ٹھیک ہے اور اس شخص کو واپس کر دیا۔ راستہ سے بھاگ کر وہ پھر آگیا۔ پھر اسکے متعاقب حاضر ہوئے اور اسکا مطالبہ کیا۔ اس نے کہا کہ آپ تو حوالہ کر چکے ہیں۔ اب تو میں ان سے بھاگ کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں تمہیں معاہدہ کی پابندی کرنی ہو گی۔ اس لئے تمہیں واپس جانا ہی پڑے گا۔ وہ مدینہ سے واپس لوٹا۔ تو پھر ان سے چھپکر ایک جگہ پر جو شام کے قافلوں کے راستہ پر تھی۔ جگہ بنا لی اور جو قافلہ اس رستہ سے گذرتا تھا۔ وہ اس پر حملہ کرتا تھا اور جتنا نقصان اسے پہنچا سکتا تھا۔ پہنچاتا تھا۔ جب مکہ کے دوسرے مسلمانوں کو اسکی خبر ملی تو وہ بھی اسکے ارد گرد جمع ہو گئے۔ تھوڑے دنوں میں مکہ کی تجارت بالکل تباہ ہو گئی۔ وہ چند آدمی تھے۔ مگر من حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام کے ماتحت انہوں نے اپنی

جانوں کی پرواہ نہیں کی

اور یہ نہیں کیا۔ کہ حبشہ کی طرف بھاگ جائیں وہاں انہیں پناہ مل سکتی تھی۔ انہوں نے یہ نہیں کیا کہ ایران بھاگ جائیں وہاں انہیں پناہ مل سکتی تھی انہوں نے یہ نہیں کیا کہ روم بھاگ جائیں۔ وہاں وہ امن پا سکتے تھے اور ملازمتیں وغیرہ کر سکتے تھے۔ بلکہ انہوں نے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر اس

پہاڑی پر ڈیرہ لگا لیا۔ کفار کے قافلوں پر حملے کئے۔ اور ان کی طاقت کو کمزور کیا اور فتح مکہ کی بنیاد رکھدی۔ تو دیکھو چند افراد نے مکہ کی طاقت کو توڑ دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کفار سے حمایت کر جاتے تھے۔ مگر وہاں تو آپ موجود نہیں تھے۔ مسلمان پوری طرح حملہ کرتے تھے۔ اور کفار کو تباہ کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ کفار مکہ نے خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی۔ کہ ان مسلمانوں کو

واپس بلا لیجئے

یہ لوگ تھوڑے سے تھے۔ مگر انہوں نے مسلمانوں کا وہ رعب بٹھا دیا کہ مکہ والوں کی غیرت بالکل مٹ گئی۔ انہوں نے خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ان کو واپس بلا لیجئے۔ سارے مکہ والے ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور اس طرح فتح مکہ کی بنیاد قائم ہو گئی۔ اس کے بعد قبائل میں خود بخود جوش پیدا ہو گیا۔ جن کے مکہ والوں سے معاہدات تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ مکہ والے دس بارہ آدمیوں کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تو وہ ان سے الگ ہونے لگے اور مسلمانوں کے ساتھ ملنے لگے۔ یہی اللہ تعالےٰ کا قانون ہے کہ کوئی قوم اسوقت تک جیت ہی نہیں سکتی جب تک کہ وہ ہر وقت اور ہر لحہ اپنے مقصد کی طرف متوجہ نہ رہے۔

جس طرح اس زمانہ میں مسلمانوں کا یہ مقصد تھا کہ ہم نے مکہ فتح کرنا ہے اسی طرح ہر زمانہ میں ہر ملک اور ہر

قوم کے لئے ایک مقصد

ہوتا ہے۔ جب تک کوئی قوم اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنی زندگیاں صرف نہ کر دے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی بلکہ اسوقت تک کسی کامیابی کی امید رکھنا ہی غلط ہے میں نے تمام

مذاہب کی تاریخوں

میں جو بھی محفوظ ہیں۔ کہیں بھی نہیں دیکھا۔ کہ ایک آدمی اگر تجارت کر رہا ہے۔ تو وہ تجارت ہی کر رہا ہے۔ اور اگر اس نے تھوڑا بہت چندہ دیدیا۔ تو سمجھ لیا کہ اس نے دین کی بہت بڑی خدمت کر دی ہے۔ میں نے ایسی کوئی مثال نہیں دیکھی نہ موسےٰ علیہ السلام کی قوم نے ایسا کیا نہ عیسےٰ علیہ السلام کی قوم نے ایسا کیا نہ رام اور کرشن علیہما السلام کی قوموں نے ایسا کیا اور نہ زرتشت علیہ السلام کی قوم نے ایسا کیا۔ غرض کسی بھی نبی کی قوم نے ایسا نہیں کیا۔ سارے ہی لوگ موت کو قبول کرتے تھے تجارت اور پیشے کرنا ان کی غرض نہیں تھا مگر وہ جو

بھی کرتے تھے اپنے مقصد کی تائید کے لئے کرتے تھے۔ وہ نوکریاں اسلئے کرتے تھے تا جماعت کی ترقی کے لئے کوئی موقعہ مل سکے وہ زراعت اور صنعت و حرفت اسلئے کرتے تھے تا جماعت کی ترقی کے لئے کوئی موقعہ مل سکے۔ وہ پیشے اس لئے کرتے تھے تا جماعت کی ترقی کے لئے کوئی موقعہ مل سکے اور وہ تجارتیں اسلئے کرتے تھے تا

جماعت کی ترقی

کے لئے کوئی موقعہ مل سکے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری جماعت میں سے بہت سے ایسے افراد ہیں کہ اگر وہ پانچ وقت نمازیں پڑھ لیتے ہیں یا چندہ دے دیتے ہیں تو وہ سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے خدائی سپاہی کا کام پورا کر دیا۔ اگر کسی ملک کے ایسے سپاہی ہوں تو وہ ایک ہی سال میں تباہ ہو جائے۔

ور جب بھی کوئی نبی دنیا میں آتا ہے۔ اس کے ماننے والے

روحانی سپاہی

ہوتے ہیں۔ ان کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اس رنگ میں صرف کریں کہ وہ اپنے مقصد کو پورا کر لیں۔ اگر وہ اپنی زندگیوں کو ایسے رنگ میں صرف نہیں کرتے کہ ان کا مقصد پورا ہو۔ تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وہی قوم ہوگی۔ جو اپنی زندگیوں کو اس رنگ میں لگا دے۔ کہ وہ جب دفتر جا رہے ہوں۔ تب بھی ان کے دماغ میں یہ ہو۔ کہ ہم نے دین کو غالب کرنا ہے۔ جب دفتر سے واپس آ رہے ہوں تب بھی ان کے دماغ میں یہ ہو کہ ہم نے دین کو غالب کرنا ہے۔ وہ جب تجارت کر رہے ہوں اور ترازو ان کے ہاتھ میں ہو۔ تب بھی ان کے دماغ میں یہ ہو کہ ہم نے دین کو غالب کرنا ہے۔ وہ اگر ہل چلا رہے ہوں ان کا ہاتھ ہل پر ہو۔ مگر ان کا دماغ اس طرف جا رہا ہو کہ ہم نے

دین کو غالب

کرنا ہے۔ جب تک آپ لوگوں میں یہ روح پیدا نہیں ہو جاتی۔ اس وقت تک کامیابی کی امید رکھنا غلط ہے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ یہ سلسلہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کیا ہوا ہے کامیاب نہیں ہوگا۔

یہ سلسلہ ضرور کامیاب ہوگا

خواہ آپ سب مرتد ہو جائیں۔ مگر بے شرمی یہ ہے کہ ہر کوئی یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اس کامیابی میں حصہ دار ہوں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مسلمانوں کے لشکر مدینہ سے باہر نکلتے تھے۔ تو منافق کہتے تھے کہ یہ اپنی جانوں کو ضائع کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ مگر جب وہی لشکر فاتح ہو کر واپس آتے۔ تو وہ مدینہ سے باہر نکل آتے۔ اور لشکر کے ساتھ مل جاتے۔ اور کہتے ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ایسی بیہودگی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے پس یہ سوال نہیں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔ یا نہیں۔ یہ سلسلہ یقیناً کامیاب ہوگا۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ کمزور ایمان اور

منافق لوگ

بھی ان نعمتوں میں اپنے آپ کو شریک سمجھتے ہیں۔ وہ نوکریاں کرتے ہیں۔ تجارتیں کرتے ہیں پیشے کرتے ہیں۔ اور دنیا کے دیگر کاروبار کرتے ہیں۔ مگر اسلام کو ان پر حاوی اور غالب نہیں سمجھتے پھر وہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم اس مقصد عالی میں شریک ہو گئے ہیں۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔ میں

کوئٹہ کی جماعت

کو نصیحت کرتا ہوں اور اس جماعت کے ذریعہ دوسری جماعتوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میں طاقت ہے۔ مگر وہ ہر کام نہیں کیا کرتا۔ کیا اس میں یہ طاقت نہیں کہ وہ کوئٹہ کو اٹھا کر الٹ دے مگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ کیا اس میں یہ طاقت نہیں کہ تمام عیسائی مر جائیں۔ کیا اس میں یہ طاقت نہیں کہ تمام عیسائی ایکدن اپنے خزانے کھولیں۔ اور وہ سب خزانے احمدیوں کے گھروں میں پڑے ہوں اور وہ خود قلاش ہو جائیں۔ مگر کیا خدا تعالیٰ ایسا کرتا ہے یہ کہہ دینا کہ وہ ایسا کر دیگا حماقت کی بات ہے

سوال یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کس رنگ میں استعمال کرتا ہے۔ اس میں یہ طاقت ہے کہ وہ دس بیس سال میں [illegible] تمہیں دس کروڑ کر دے۔ یہ اس کے لئے ناممکن نہیں۔ مگر کیا وہ ایسا کرتا ہے۔ وہ ایسا کر سکتا ہے۔ کہ مردوں کو پھر زندہ کر دے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں واپس لے آئے۔ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کو دوبارہ لے آئے۔ مگر کیا وہ ایسا کرتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو محض یہ کہہ دینا کہ وہ ایسا کر دے گا۔ درست نہیں وہ اپنے قانون کو تمہارے لئے کیوں توڑ دیگا اس کا یہ قانون ہے۔ کہ اگر اس کا کسی سے وعدہ ہے۔ تو وہ قربانی کرے اور اس کے لئے جدوجہد کرے تو وہ اسکی مدد کرے گا اور وہ کامیاب ہو جائیگا۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یا کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو ایسا کرتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہوتے ہیں۔ جو ایسا نہیں کرتے۔ جو ایسا کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے ان کو وہ مرتد اور بے ایمان بنا دیتا ہے۔ ان کا ایمان سلب ہو جاتا ہے۔ پس ہماری جماعت کو اپنے اندر یہ احساس پیدا کر لینا چاہیئے کہ ہم اس چیز کی امید نہیں رکھ سکتے۔ جو پہلے نبیوں کے ساتھ نہیں ہوئی۔ پہلے انبیاءؑ کی جماعتوں کو قربانیاں کرنی پڑیں۔ پہلے انبیاء کے ماننے والے اپنے ملک اور قوم میں مجنون کہلاتے تھے قرآن کریم اس قسم کے واقعات سے بھرا پڑا ہے پس جب تک ہم پہلی جماعتوں کی طرح

قربانیاں نہیں کرتے

پہلی جماعتوں کی طرح جب تک ہم مجنون نہیں کہلاتے۔ ہم کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ اپنے گھر جاتے ہوئے اپنی حفاظت کے لئے ادھر ادھر نظر مارتے جاتے ہیں اور ڈر کی وجہ سے تبلیغ نہیں کرتے۔ دین کی خدمت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ تو تم مجنون نہیں کہلا سکتے مجنون کے تو معنے ہی یہ ہیں کہ وہ اپنی حفاظت کی پرواہ نہیں کرتا۔ پھر بعض لوگ یہ بھی کہہ دیتے ہیں۔ کہ اس طرح نوکریاں جاتی رہیں گی۔ تجارتیں ضائع ہو جائیں گی اور پھر جماعت کے پاس روپیہ کم ہو جائے گا۔ جماعت کے اخراجات کیسے چلیں گے۔ ایسے لوگوں کو

یاد رکھنا چاہیئے

کہ ہم مال کے ذریعہ دنیا کے مقابلہ میں جیت نہیں سکتے۔ امریکہ کا ایک مالدار ہماری جماعت کی تمام جائدادیں خرید سکتا ہے اور پھر بھی اسکے خزانے میں روپیہ رہتا ہے۔ امریکہ کے بعض مالداروں کے پاس ہماری ساری جماعت سے زیادہ روپیہ ہے۔ بعض کے پاس تو بیسیوں ارب روپیہ ہے اور اتنا روپیہ ہماری ساری جماعت کے پاس نہیں۔ ان میں ایسے لوگ سینکڑوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں جن کے پاس اربوں روپیہ ہے وہ لوگ ڈالروں میں اس کا ذکر کرتے ہیں کہ فلاں کے پاس ہزار ملین ہیں۔ فلاں کے پاس دو ہزار فلاں کے پاس تین چار یا پانچ ہزار ملین ڈالر ہے اور یہ تین ارب روپیہ سے لے کر پندرہ ارب روپیہ تک ہو جاتا ہے ایسی قوم کا مقابلہ تم دولت سے کس طرح کر سکتے ہو

پھر ہمارے پاس دنیاوی طاقت

بھی نہیں۔ پیشوں کو لے لو۔ تجارت کو لے لو تعلیم کو لے لو صنعت و حرفت کو لے لو کسی چیز میں بھی تو ہم غالب نہیں آ سکتے۔ پس اگر ہم دنیوی لحاظ سے دیکھیں تو سیدھی بات ہے کہ ہم دوسری قوموں پر غالب نہیں آ سکتے۔ اگر ہم غالب آ سکتے ہیں تو محض اس طرح سے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کر کے اپنے آپ کو پاگل بنا دیں۔ اگر ہم اپنے آپ کو پاگل بنا دیں تو ایک سال میں ہم وہ کام کر لیں جس سے دنیا کی کایا ہی پلٹ جائے میں نے جماعت کو کئی بار توجہ دلائی ہے کہ ہر احمدی

سال میں کم از کم ایک احمدی

بنائے اور میں نے حساب لگا کر بھی بتایا تھا کہ اسطرح ہم دس پندرہ سال میں کہیں کے کہیں پہنچ جائیں گے اگر ہر احمدی سال میں ایک ایک احمدی بنائے تو اسکے یہ معنے ہونگے کہ ہم اسوقت ہندوستان میں تین لاکھ ہیں۔ ایک سال کے بعد ہم چھ لاکھ ہو جائینگے۔ دو سال کے بعد ۱۲ لاکھ ہو جائینگے۔ تین سال کے بعد ۲۴ لاکھ ہو جائینگے چار سال کے بعد ۴۸ لاکھ ہو جائینگے ۵ سال کے بعد ۹۶ لاکھ ہو جائینگے ۶ سال کے بعد ایک کروڑ بانوے لاکھ ہو جائینگے ۷ سال کے بعد تین کروڑ چوراسی لاکھ ہو جائینگے ۸ سال کے بعد سات کروڑ اڑسٹھ لاکھ ہو جائینگے ۹ سال کے بعد ۱۵ کروڑ ۳۶ لاکھ ہو جائینگے۔ ۱۰ سال کے بعد ۳۰ کروڑ ۷۲ لاکھ ہو جائینگے۔ تو دیکھو اگر ہر ایک احمدی سال میں ایک ایک احمدی بنائے تو دس سال میں

کتنا بڑا تغیر

پیدا ہو جاتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ ہم ایسا کرتے ہیں یا نہیں سال میں ایک احمدی بنانا کوئی مشکل چیز نہیں۔ بشرطیکہ کوئی عقل سے کام لے اور اپنے اوپر جنون وارد کرے لیکن اصل میں یہ رسمی طور پر ہوتا ہے اگر کوئی دوست پسند آگیا اور اسنے کوئی بات کہہ دی۔ تو سمجھ لیا کہ اس نے سلسلہ پر بہت بڑا احسان کیا ہے درحقیقت دوست بنانا مقصود ہوتا ہے۔ تبلیغ کرنا مقصود نہیں ہوتا اسکی غرض تو یہ ہوتی ہے کہ تعیش کے لئے کوئی بامذاق آدمی مل جائے لیکن وہ سمجھتا ہے۔ کہ سلسلہ پر وہ احسان کر رہا ہے۔ حالانکہ وہ شخص بعض اوقات اس قابل بھی نہیں ہوتا۔ کہ اسے تبلیغ کی جائے۔ اور بسا اوقات تبلیغ کی بھی نہیں جاتی۔

کسی وقت وہ اگر اتنی سی بات کہہ دیتا ہے۔ کہ فلاں ملک میں ہمارے فلاں مبلغ نے تبلیغ کی تو وہ دوست کہہ دیتا ہے۔ واہ واہ سبحان اللہ یہ تو بہت ہی اچھا کام ہے۔ اور وہ احمدی سمجھ لیتا ہے۔ کہ آج وہ آدھا احمدی ہو گیا ہے پھر کسی دن یہ کہہ دیا کہ ہم نے ایک

ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

قائم کی ہے تو وہ دوست کہہ دیتا ہے۔ سبحان اللہ بہت اچھا کام ہے۔ وہ احمدی اس سے یہ نتیجہ نکال لیتا ہے کہ وہ آج تین چوتھائی احمدی ہو گیا ہے۔ غرض اگر کوئی اتنی تعریف بھی کر دے۔ جتنی کوئی ایک گاجر کے ٹکڑے پر تعریف کر دیتا ہے۔ تو وہ خوش ہو جاتا ہے آخر آپ کو دنیا کے کاموں سے اتنی محبت کیوں ہے۔ دین کی خاطر تو اتنا وقت بھی خرچ نہیں کیا جاتا جتنا وقت کسی کی بیوی یا خادمہ روٹی پکانے میں خرچ کر دیتی ہے۔ پھر یہ کیا بیہودہ اور مد احمقپنے ہے کہ آپ تبلیغ پر اتنا وقت بھی نہیں لگاتے۔ جتنا وقت روٹی پکانے پر لگ جاتا ہے۔ اور پھر سمجھتے ہیں کہ ہم قربانی کرتے ہیں۔

میں آپ لوگوں کو ہوشیار کر دینا چاہتا ہوں

کہ خدائی بادشاہت کا وقت قریب آرہا ہے۔ اور جب خدائی بادشاہت کا وقت آتا ہے۔ تو کمزور ایمان اور منافق لوگ کفار سے زیادہ مرتے ہیں۔ جب ہلاکو خان نے بغداد پر حملہ کیا۔ تو لوگ ایک بزرگ کے پاس گئے اور عرض کیا۔ کہ آپ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ہلاکو خان سے ہمیں محفوظ رکھے۔ اس بزرگ نے کہا میں کیا دعا کروں۔ میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر سب فرشتے یہ دعا کر رہے ہیں۔ ایھا الکفار اقتلوا الفجار۔ ایھا الکفار اقتلوا الفجار یعنی اے کافرو فاجروں کو قتل کرو اے کافرو۔ فاجروں کو قتل کرو۔ جہاں اتنا فرشتہ ہو ماردہا ہے وہاں میری دعائیں کیا کریں گی پس جب

خدائی بادشاہت

کا وقت آتا ہے۔ تو اس قسم کے لوگ مجرموں کی صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور کسی قسم کے انعام کے مستحق نہیں ہوتے۔ جب خدائی بادشاہت قائم ہو جاتی ہے۔ پھر اس قسم کے لوگ بھی کامیاب ہو جاتے ہیں کیونکہ اس کے بعد تنزل کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور جب تنزل کا وقت آتا ہے تو منافق بھی دولت سے حصہ لے لیتے ہیں۔ جب مسلمانوں کی بادشاہت آئی تو جعفر برمکی جیسے تو وزیر بن گئے لیکن سید عبد القادر صاحب جیلانی جیسے بزرگ گوشہ نشین ہی تھے۔ پس

دنیوی اقتدار

کے وقت میں تو منافق کامیاب ہو جاتے ہیں۔ مگر ابتدائی زمانہ میں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے بلکہ بادشاہتوں کے بعد تو اکثر دولت منافق لے جاتے ہیں۔ بنو امیہ کے بادشاہوں کو لے لو وہ منافق ہی تھے۔ جو دنیا کو لوٹتے تھے فسق و فجور میں مبتلا تھے۔ رشوتیں لیتے تھے خیانتیں کرتے تھے۔ مگر جو نیک تھے۔ وہ گوشہ نشین ہی تھے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابی بن سلول کو تو خلافت نہیں ملی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کا سلوک

ابتدائی زمانہ میں

اور ہوتا ہے۔ اور ترقی کے زمانہ میں اور ہوتا ہے۔ اس وقت دین غالب ہو جاتا ہے۔ اور اس کے غلبہ کے لئے دنیاوی اقتدار کی ضرورت باقی نہیں رہتی اس لئے اگر اس وقت منافق دولت میں سے حصہ لے لیتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن جب ابتدائی زمانہ ہوتا ہے جب دین کے غلبہ کے لئے دنیوی اقتدار کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت دنیوی اقتدار میں سے حصہ اس کو ملتا ہے۔

جو مخلص اور مومن ہو

اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ خلیفہ ہم بناتے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نمبر ۱۹۷ ایس-۷۲۵/۸۶ (خوراک) ستمبر ۱۹۴۸ء

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے لئے لاہور میں ایک ہزار من سرخ مرچ خشک کے لئے عام ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ہر ٹھیکہ دار کو جو مصالحہ وغیرہ سپلائی کرتا ہے۔ ٹنڈر پیش کرنے کی اجازت ہے۔ ٹنڈر کے فارم ... ستمبر ۱۹۴۸ء کو دس بجے کے بعد ۲ بجے سے ۳ بجے بعد دوپہر تک اور جمعہ کو ... بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک ریلوے کے کنٹرولر آف سٹورز (لاہور) سے ایک روپے میں مل سکیں گے۔ ... بذریعہ ڈاک کے ذریعہ فارم ڈیڑھ روپے میں بھیجے جائیں گے وی پی کے ذریعہ فارم نہیں بھیجے جائیں گے۔ فارم صرف نقد قیمت یا بذریعہ منی آرڈر قیمت پہنچنے پر ہی ارسال کئے جائیں گے۔

... کنٹرولر آف سٹورز۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر میں ۲۷ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ... بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ انہیں اس دفتر میں ۲۹ ستمبر ۱۹۴۸ء کو کھولا جائے گا۔ ٹنڈر کھولنے کے وقت ٹنڈر پیش کرنے والوں کو خاص آنے کی اجازت دی جائے گی۔

(برائے) جنرل منیجر (خوراک)

ہیں۔ کیونکہ ابتدائی زمانہ میں خلیفہ دینی ہونا چاہیئے۔ جو خدا تعالیٰ کے منشا کو جاری کرے لیکن جب خدا تعالیٰ کی بادشاہت قائم ہو جاتی ہے۔ تو پھر یزید جیسے بھی بادشاہ بن جاتے ہیں۔ ہزاروں ہزار ایسے فاسق ہوتے ہیں۔ جو بادشاہ بن جاتے ہیں۔ مگر اولیاء اللہ کو بعض اوقات روٹی بھی نہیں ملتی۔

دہلی کے تخت پر

جب مسلمان بادشاہ متمکن تھے۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب جیسے بزرگ کپڑے کو بھی ترستے تھے۔ آپ کو صفائی کا بہت شوق تھا۔ اور روز کپڑے دھلوا کر بدلتے تھے۔ آپ کی دینوی حالت بادشاہوں کے نوکروں جیسی بھی نہیں تھی۔ پس جب دینوی اقتدار حاصل ہو جاتا ہے۔ اُس وقت یہ ضروری نہیں ہوتا کہ اُس میں نیکوں کو ہی حصہ ملے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اُس وقت ختم ہو جاتا ہے۔ پس جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اندر ایک خاص قسم کی تبدیلی پیدا کرے جب بھی دنیا میں کوئی مامور آتا ہے۔ تو ابتدائی زمانہ میں اُس کے ملنے والوں میں ہر ایک

دین کا سپاہی

ہوتا ہے۔ جو اپنی جان دین کے لئے پیش کر دیتا ہے۔ اُس کا بدلہ کیا ملتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ ایک غریب آدمی تھے۔ اُن کے بھائی میں بھی اتنی طاقت نہیں تھی۔ کہ وہ اپنے بھائی کو جو دین کی خاطر سب کچھ چھوڑ کر بیٹھ گیا تھا۔ کھانا دے سکے۔ لیکن ابوہریرہؓ کو صرف ابوہریرہؓ ہی نہیں کہتے۔ بلکہ بڑے سے بڑا بادشاہ بھی جب آپ کا نام لے گا۔ تو ساتھ رضی اللہ عنہ کہے گا۔ ایک مزدوری پیشہ والے۔ گدھے ہنکانے والے اور اونٹ لادنے والے صحابی کا بھی آج جب نام لیا جاتا ہے تو ساتھ رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے۔ لیکن بڑے سے بڑے بادشاہ کا جب نام لیا جاتا ہے۔ تو کوئی اُسے رضی اللہ عنہ نہیں کہتا۔ اکبر جو بہت بڑا بادشاہ گذرا ہے۔ اُس کے نام کے ساتھ کوئی رضی اللہ عنہ نہیں کہتا۔ مگر حضرت ابوہریرہ کا جب بھی نام لیا جاتا ہے تو ساتھ رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے۔ وہ

ابوہریرہ

جن کو سات سات وقت کا فاقہ ہو جاتا تھا جن کی بعض دفعہ بھوک کی وجہ سے ایسی حالت ہو جاتی تھی۔ کہ مرگی کا دورہ سمجھ کر آپ کو لوگ جوتیاں مارا کرتے تھے۔ وہ تو رضی اللہ عنہ کہلاتا ہے۔ مگر اکبر یا بابر۔ ہمایوں۔ شاہجہان۔ عالمگیر۔ تیمور وغیرہ بادشاہوں کا نام جب لیا جاتا ہے۔ تو اُن کے ساتھ کوئی بھی

رضی اللہ عنہ

نہیں کہتا۔ یہ اُن صحابہ کی قربانیوں کا نتیجہ تھا۔ جو انہوں نے اسلام کے ابتدائی زمانہ میں کی تھیں۔ اُنہوں نے دنیا کو اپنے اوپر حرام کر دیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے انہیں بادشاہ کر دیا۔ اب بڑے سے بڑا بادشاہ بھی اُن کی برتری کا اقرار کرتا ہے۔ ہر زمانہ کے لئے الگ الگ انعام ہو ذمہ داریاں ہیں۔ ہم اس وقت کی ابتدائی جماعت ہیں۔ ہماری حالت بالکل الگ ہے۔ بعد میں زمانہ اور تقاضہ کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ بعد میں اگر کوئی نمازیں پڑھ لے یا چندہ دے دے تو خدا تعالیٰ اُسے بڑا بزرگ سمجھ لے لیکن جب تک ہم تلوار کی دھار کے نیچے اپنی گردنوں کو نہیں رکھتے۔ جب تک

آروں کے نیچے

اگر ہم نہیں چیرے جاتے۔ ہم اس انعام کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ جماعت کے ہر آدمی پر ایک جنون سا ہونا چاہیئے۔ او وہ یہ کہ جو بوجھ خدا تعالیٰ نے اُس کے کندھوں پر ڈالا ہے۔ وہ اُسے پورا کرے۔"

یہودیوں کا حملہ ناکام بنا دیا گیا

بیت المقدس ۱۷ ستمبر۔ الطور کے علاقہ میں یہودیوں نے ایک مرتبہ پھر ناکام حملہ کیا۔ لیکن عرض فوج نے انہیں واپس لوٹا دیا کم از کم اُن کے بیس آدمی مارے گئے۔ عربوں

[illegible]

یہودیوں کی طرف سے عارضی صلح کی خلاف ورزی

بیت المقدس ۱۷ ستمبر:۔ باب الخقیت کے غیر جانبدار علاقے میں تیسری مرتبہ یہودیوں کی عبرانی یونیورسٹی کی طرف سے تین ہفتوں کے اندر اندر گولہ باری کی گئی کرنل عبداللہ التلال نے یہ مسئلہ اقوام متحدہ کے مبصرین کے سپرد کر دیا ہے۔ (رسٹار)

عرب مہاجرین کو ۲۰ لاکھ ڈالر

بیروت ۱۷ ستمبر:۔ بین الاقوامی ریڈ کراس کے نمائندوں نے لبنان کے وزیر خارجہ کو اطلاع دی ہے۔ کہ اُن کے پاس عرب مہاجرین کی امداد کے لئے ۲۰ لاکھ ڈالر کی رقم موصول ہوئی ہے۔ وزیر خارجہ نے ثالث کے نمائندے سے عرب مہاجرین کے مسئلہ پر گفت و شنید کی۔ (رسٹار)

لندن کی ریڈ کراس کیلئے دس ہزار ڈالر

بیروت ۱۷ ستمبر۔ یونس ایرمیں مقیم لبنان کے سفارت خانے کے افسران کی بیگموں نے لبنان کی ریڈ کراس سوسائٹی کے لئے دس ہزار ڈالر کا چندہ جمع کیا ہے۔

سکیورٹی کونسل میں حیدر آباد کے وزیر خارجہ کی تقریر

"بمباری کی جا رہی ہے تاکہ حیدر آباد میں امن قائم کیا جائے"

لیک سکیس ۱۷ ستمبر:۔ سکیورٹی کونسل کا اجلاس آج شروع ہوا۔ جس کی صدارت کے فرائض برطانوی نمائندے مسٹر الیگزینڈر کیڈوگن نے سرانجام دیئے۔ اس جلسہ میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ آیا حیدر آباد اور ہندوستان کے نزاع پر غور کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ گیارہ ڈیلی گیٹوں میں سے آٹھ ڈیلی گیٹوں نے اس بات کے حق میں ووٹ دیا کہ حیدر آباد اور ہندوستان کا نزاع اس قابل ہے کہ اس پر سکیورٹی کونسل غور کرے تین ارکان نے ووٹ دینے سے احتراز کیا۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ حیدر آباد اور ہندوستان دونوں ملکوں کے نمائندوں کو طلب کیا جائے تاکہ وہ دونوں اپنے معاملہ کی وضاحت کر سکیں

سب سے پہلے نواب معین نواز جنگ بہادر وزیر خارجہ حیدر آباد نے تقریر کی انہوں نے کہا میرے ملک کی ہستی کا فیصلہ میدان جنگ میں کیا جا رہا ہے۔ جس پر ایک ظالمانہ حملہ ہو چکا ہے۔ جس نے دنیا کے ضمیر میں تلاطم برپا کر دیا ہے۔ ہمارے ملک جس نے اقوام متحدہ کے اصولوں کا تکیہ کیا کو یہ موقع ملنا ہے کہ وہ اپنے دعووں کی صحت کے جواز میں دلائل دے۔ ہمیں یقین ہے کہ حیدر آباد کی آزاد ہستی کا بہت سا کام یہاں سرانجام دیا جائے گا۔

دنیا ایک ایسے ملک کی جارحانہ کارروائی سے حیران ہو گئی ہے۔ جس نے اپنی آزادی کا دعوےٰ عدم تشدد کی بنیاد پر رکھا۔ دنیا نے سن لیا کہ حملہ آور نے اپنے حملے کو جائز قرار دینے کے لئے یہ دلیل دی کہ اس نے بدامنی اور طوائف الملوکی کو ختم کرنے کے لئے حملہ کیا ہے۔ یہ بدامنی جس کا شور ہندوستان کی طرف سے بلند کیا جا رہا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ کئی غیر ملکیوں نے اپنی حکومتوں کی طرف سے انخلاء کی امداد کے باوجود وہاں سے آنے سے انکار کر دیا ہے۔ حیدر آباد کا امن وامان صرف حیدر آباد پر حملے سے تباہ ہو رہا ہے ٹینک لوگوں کو آزاد کرنے میں استعمال کئے جا رہے ہیں۔ لوگوں کو بموں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ تاکہ امن و امان

۴ قائم کیا جائے۔

ہمیں توقع ہے کہ سکیورٹی کونسل حیدر آباد کے لوگوں کی چیخ و پکار سنے گی۔

آپ نے مزید کہا کہ اگر جنگ بند کرا دی جائے۔ اور حملہ آور فوج کو واپس بلا لیا جائے تو ہم اس امر کے لئے تیار ہیں کہ تمام مفاہمت کے لئے ایسی ٹھوس تجاویز پیش کریں جنہیں کوئی بھی انصاف پسند غیر موزوں قرار نہیں دے گا۔ حیدر آباد کے لاکھوں انسانوں کی جان کی حفاظت کے لئے اس جنگ کو بند کیجئے۔ جنگ بند کرنا اقوام متحدہ کا نصب العین ہے۔ اگر کوئی فوری کارروائی نہ کی گئی تو خطرہ ہے کہ یہ خارج ملک کل کسی اور ملک کے لئے خطرہ بن جائے گا۔

کارٹونوں کے ذریعے ہندوستان کی مذمت

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ دنیا کے بہترین کارٹون نگار "لو" کے کارٹون کا موضوع حیدر آباد کا حملہ تھا اس نے "ایوننگ اسٹینڈرڈ" میں کارٹون دیا ہے۔

اس کے کارٹون میں دکھایا گیا ہے کہ ایک فوجی قافلہ تیزی کے ساتھ حیدر آباد کی طرف بڑھ رہا ہے۔ پنڈت نہرو سامنے کھڑے ہوئے ہیں اور ہاتھ باندھے ہوئے قافلے کو دیکھ رہے ہیں۔ ان کے کاندھوں پر مہاتما گاندھی کی روح کا ہاتھ ہے۔ تھپکی مار کر کہہ رہا ہے "میرے بیٹے اس طرح سے نہیں" یہ کارٹون کا عنوان ہے۔ (رسٹار)

کانگرس کا صدارتی انتخاب

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر کے اعلان کے مطابق کانگریس کے صدارتی انتخاب کے لئے نام داخل کرنے کی آخری تاریخ ۴ اکتوبر واپس لینے کی ۱۵ اکتوبر اور مقابلہ کی صورت میں انتخاب کی تاریخ ۲۴ اکتوبر ہے معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو سب سے پہلے نامزدگی کا کاغذ کانگریس کے جنرل سیکرٹری مسٹر شنکر راؤ دیو کا موصول ہوا ہے۔ یہ نام مادھیا بھارت کی نئی قائم شدہ صوبائی کانگریس کمیٹی نے پیش کیا ہے۔ (رسٹار)

— لنڈن ۱۶ ستمبر:۔ ہنگری کی بیں کپاس پیدا کرنے کے تجربات پچھلے ۱۲ سالوں سے کئے جا رہے ہیں۔ "مانچسٹر گارڈین" کی تجارتی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ پہلی مرتبہ تقریباً ۵۰ ہیکٹر کے رقبے میں کپاس

[illegible]

ہوجائیں۔ اور دفتر اول کے مجاہدین کی طرح انیس سال تک قربانی کرتے چلے جائیں۔ یہی ہے دفتر دوم جس کا اب چوتھا سال جارہا ہے۔ اور ایسے دوست دفتر دوم میں کم سے کم اپنی ماہوار آمد کا نصف حصہ دیکر شامل ہوں۔ اور پھر ہر سال اس میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرتے جائیں علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تحریک جدید کے جہاد میں امریکن جماعتیں شروع تحریک سے ہی شاندار اور قابلِ تعریف قربانی کرتی آرہی ہیں۔ چنانچہ پہلے سال میں شکاگو۔ کلیولینڈ۔ سینسیاٹی۔ ڈیٹون۔ انڈین پولیز۔ ڈیٹرائٹ۔ کلمزو۔ پٹس برگ۔ کنساس سٹی۔ سینٹ لوئیز کی جماعتوں کا وعدہ ۷۵/۱۱۲۴ ڈالر کا تھا۔ اور اس کے بعد یہ جماعتیں اور دوسری جماعتیں جو بعد میں شامل ہوئیں۔ یہانتک کہ تیرھویں سال میں وعدوں کی میزان پہلے سال کے قریباً دو چند ہوئی

امریکن جماعتوں میں تیرھویں سال تک مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے بنگالی نے باوجود اکیلے ہونے کے نہایت محنت اور پوری توجہ سے کام کیا۔ اللہ تعالےٰ ہی ان کو جزائے خیر دے۔ چودھویں سال کے شروع میں صوفی صاحب پاکستان تشریف لے آئے بعد امریکن جماعتوں کا تبلیغی کام چار واقفین کے سپرد ہؤا۔ اس کے انچارج چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ہیں۔ انہوں نے چودھویں سال کے وعدے نہ صرف گذشتہ سال سے ڈیوڑھے سے بھی زیادہ کئے۔ بلکہ ۲۹ رمضان المبارک تک ۲۴۶۸ ڈالر وصول بھی ہو گئے۔ جو ۸۰ فیصدی وصولی ہوئی ہے۔ اور امید ہے کہ ۲۰/ فیصدی کا حصہ بھی انشاء اللہ تعالےٰ ۳۰ نومبر تک جو یہاں کی جماعتوں کے لئے آخری میعاد ہے وصول ہوجائیگا۔

امریکن جماعتوں کے سرٹیفکیٹ بھی انشاء اللہ تعالیٰ صوفی صاحب موصوف کی مدد سے جلد سے جلد ارسال کئے جائیں گے۔ یہ سرٹیفکیٹ وہی ہیں۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے اُن مجاہدین کے لئے اظہارِ خوشنودی کے اپنے قلم مبارک سے رقم فرمائے جو دفتر اول کے پہلے دس سال ادا فرما چکے ہیں۔

ذیل میں امریکن جماعتوں کے وعدوں کی اسم وار فہرست صرف چودھویں سال کی دی جارہی ہے۔ جس طرح امریکن جماعتیں شروع تحریک سے حصہ لیتی آرہی ہیں۔ اسی طرح فلسطین کی جماعتیں بھی شروع تحریک سے متواتر تیرھویں سال تک شامل ہوتی رہی ہیں۔ چودھویں سال موجودہ انقلاب کے سبب شامل نہیں ہوسکی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے ان کا محافظ و ناصر ہو۔ وہ بھی حالات کی درستی پر نہایت شاندار اور قابل تعریف قربانیاں اپنے امام کے حضور پیش کرکے اپنے دوسرے بھائیوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گی۔

فہرست یہ ہے:۔

نام	ڈالر
برادر نور السلام صاحب شکاگو امریکہ	۴۰/-
〃 محمد بشیر صاحب	۲۵/-
〃 محمد عقیل صاحب	۱۱/-
〃 محمد علی صاحب	۱۰/-
〃 سراج اسلام صاحب	۲/-
〃 عبد العلی صاحب	۱۰/-
〃 عبد الرحیم صاحب	۱۵/-
〃 اکبر علی صاحب	۲۵/-
〃 رشید احمد صاحب	۵/-
〃 عبد اللہ صاحب	۲/-
〃 مصطفےٰ صاحب	۱/-
سسٹر علیہ صاحبہ	۱۰/-
〃 حمیدہ صاحبہ	۱۵/-
〃 کریمہ صاحبہ	۵/-
〃 کبیلہ صاحبہ	۱۰/-
〃 حلیمہ صاحبہ	۱۰/-
〃 مریم صاحبہ	۱۰/-
〃 منیرہ اسلام صاحبہ	-/۵۰/-
〃 نسیمہ اسلام صاحبہ	۵/-
〃 مجیدہ صاحبہ	۱/-
چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر واقفین امریکہ	۳۰/-
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب شکاگو امریکہ	۵۰/-
〃 غلام یٰسین صاحب	۲۰/-
〃 شکر الٰہی صاحب	۳۶/-
〃 ناصر محمد سیال	۴۰/-
ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب	۱۰۲/-
برادر احمد شہید صاحب پٹس برگ امریکہ	۴۰/-
〃 عبد السبحان صاحب	۳۵/-
〃 بشیر افضل صاحب	۲۶/-
〃 ابو الکلام صاحب	۲۵/-
〃 مصطفےٰ فاروق صاحب	۲۵/-
〃 سعید امیر صاحب	۲۵/-
〃 عبد العزیز صاحب	۲۰/-
〃 عبد الحفیظ صاحب	۲۰/-
〃 اکمل طٰہٰ صاحب	۲۵/-
〃 طالب الٰہی صاحب	۱۰/-
〃 ابو صالح صاحب	۱۰/-
〃 اکمل صالح صاحب	۱۰/-
سسٹر علیہ شہید صاحبہ	۱۵/-
〃 علیہ عمر صاحبہ	۱۵/-
〃 سلیمہ سبحان صاحبہ	۱۵/-
〃 تمیلہ افضل صاحبہ	۱۰/-
〃 رشیدہ کلام صاحبہ	۱۰/-
سسٹر رحمت صالح صاحبہ پٹس برگ امریکہ	۱۰/-
〃 جمیلہ حفیظ طٰہٰ صاحبہ	۰/-
〃 عزیزہ عزیز صاحبہ	۱۰/-
〃 سلیمہ فضل صاحبہ	۱۰/-
〃 خدیجہ شہید صاحبہ	۵/-
〃 علیہ بلالی صاحبہ	۵/-
〃 رفیقہ حفیظ صاحبہ	۵/-
〃 فاطمہ طٰہٰ صاحبہ	۵/-
〃 رشیدہ طٰہٰ صاحبہ	۵/-
〃 فاطمہ طٰہٰ صاحبہ	۵/-
〃 نصیرہ حکمت صاحبہ	۳/-
〃 حسینہ طٰہٰ صاحبہ	۲/-
برادر عبد الرحمٰن صاحب بالٹی مور امریکہ	۱۵/-
〃 محمد حفیظ صاحب	۱۵/-
〃 غلام حفیظ صاحب	۱۰/-
〃 فضل کریم صاحب	۲/-
سسٹر صادقہ صاحبہ	۱۰/-
〃 قدیرہ صاحبہ	۱۰/-
〃 عزیزہ صاحبہ	۶/-
〃 امینہ خاتون صاحبہ	۶/-
〃 رشیدہ صاحبہ	۵/-
〃 صالحہ خاتون صاحبہ	۲/-
〃 کریمہ صاحبہ	۵/-
برادر حکیم صاحب انڈیانا پولیس امریکہ	۴۶/-
〃 احمد علی صاحب	۲۶/-
〃 عبد اللہ صاحب	۱۲/۵۰
سسٹر عزیزہ صاحبہ	۲۱/-
〃 صالحہ صاحبہ	۱۰/-
〃 نعیمہ صاحبہ	۱۰/-
〃 میمونہ صاحبہ	۲۱/
〃 صالحہ حکیم صاحبہ	۱۱/-
〃 احمد صاحبہ	۱۰/-
〃 علیہ علی صاحبہ	۲۱/-
برادر عبد اللہ علی صاحب سینٹ لوئیس امریکہ	۱۰/-
〃 ابو یٰسین صاحب	۵/-
〃 عبد الرحمٰن صاحب	۵/-
〃 ابراہیم خلیل صاحب	۵/-
〃 صادق عبد الرزاق صاحب	۵/-
سسٹر زینب عثمان صاحبہ	۱۵/-
〃 فاطمہ ہارون صاحبہ	۵/-
〃 صبیحہ عبد اللہ صاحبہ	۵/-
〃 صدیق عبد الرزاق صاحبہ	۵/-
〃 السوسن علی صاحبہ	۵/-
〃 املینہ صاحبہ	۵/-
برادر ابو الہاشم صاحب کنساس سٹی امریکہ	۳۱/-
〃 محمد عبد اللہ صاحب	۵۱/-
〃 محمد ابراہیم صاحب	۵۵/-
〃 محمد اکبر صاحب	۱۰/-
〃 ظفر علی صاحب	۲۲/۲۵
برادر عبد الکریم صاحب کنساس سٹی امریکہ	۱۱/-
〃 ابو صالح صاحب	۱۰/-
سسٹر علیہ صاحبہ	۲۱/۵۰
〃 فاطمہ صاحبہ	۱۱/-
〃 حلیمہ صاحبہ	۱۰/۲۵
〃 کریمہ صاحبہ	۲۱/-
〃 امۃ الحفیظ صاحبہ کلیولینڈ امریکہ	۶/-
〃 لطیفہ حفیظ صاحبہ	۱۱/-
〃 حمیدہ خانم صاحبہ	۱۰/-
〃 حبیبہ دین صاحبہ	۱۰/-
〃 زینب صاحبہ	۵/-
〃 مریم دین صاحبہ	۲/-
〃 منیرہ افضل صاحبہ	۳۲/-
〃 کریمہ افضل فیلڈ صاحبہ	۵/-
〃 فریدہ صاحبہ	۱۰/-
〃 سلیمہ صادق صاحبہ	۵/۵۰
〃 مریم فضل صاحبہ	۵/-
〃 کلیمہ حفیظ صاحبہ	۴/-
برادر جمال احمد صاحب	۱۰/-
〃 اکمل خلیل صاحب	۱۵/-
〃 کامل بشیر صاحب	۲۱/-
〃 ابو الفضل صاحب	۳۱/-
〃 حسن علی صاحب	۱۵/-
〃 کمال دین صاحب	۱۰/-
〃 علیا احمد صاحب	۵/-
〃 ولی کریم صاحب ڈیٹن امریکہ	۱۰۵/-
〃 محمود لطیف صاحب	۴۵/-
〃 مرسل شفیق صاحب	۳۵/-
〃 احمد برکت صاحب	۲۵/۵۰
〃 اکرم مصطفےٰ صاحب	۱۰/-
〃 اکمل رسول صاحب	۱۰/-
〃 امیر علی صاحب	۱۰/-
〃 حمید شفیق صاحب	۵/-
〃 عبد القادر صاحب	۵/-
〃 ناصر شفیق صاحب	۱/-
مسٹر کلیمنس بگز صاحب	۳/-
سسٹر امۃ اللطیف صاحبہ	۴۶/-
〃 لطیف کریم صاحبہ	۵۵/-
〃 حمیدہ خاتون صاحبہ	۴۲/-
〃 کریمہ شفیق صاحبہ	۳۵/-
〃 خدیجہ صادق صاحبہ	۱۵/-
〃 حبیبہ غنی صاحبہ	۱۲/-
〃 اصغریا علیہ صاحبہ	۱۱/-
〃 امۃ الحفیظ صاحبہ	۶/-
〃 سلطانہ شفیق صاحبہ	۳/-
〃 حمیدہ بیگم صاحبہ	۶/-
〃 حلیمہ شفیق صاحبہ	۵/-
〃 حفیظہ شفیق صاحبہ	۱/۵۰
〃 عزیزہ شفیق صاحبہ	۱/۵۰

نام	ڈالر
سسٹر خدیجہ شفیق صاحبہ ڈیٹن امریکہ	۵۰/-
" رشیدہ حمید صاحبہ " "	۱/-
" حفیظہ صادق صاحبہ " "	۱/-
" امینہ خطاب صاحبہ " "	۵۰/-
" ولیہ صادق صاحبہ " "	۱/-
" خدیجہ صادق صاحبہ " "	۵۰/-
مسٹر گیو گب صاحب " "	۱۵/-
برادر علی مجتبےٰ صاحب بوسٹن امریکہ	۲۵/-
" عبدالرحیم صاحب " "	۵۰/-
سسٹر لطیفہ کریم صاحبہ " "	۲۵/-
برادر عبدالحمید صاحب " "	۵۰/-
سسٹر عزیزہ صاحبہ " "	۲۵/-
برادر لطیف محمود صاحب " "	۲۵/-
" ولی محمد صاحب " "	۲۵/-
" عبدالحفیظ صاحب " "	۵/-
سسٹر امۃ المجید صاحبہ " "	۱۰/-
" بلقیس حمید صاحبہ " "	۵/-
برادر غلام وحید صاحب " "	۲۵/-

نام	ڈالر
سسٹر فریدہ حمید صاحبہ " "	۱۰/-
برادر طالب داؤد صاحب نیویارک امریکہ	۵۰/-
" محمد صادق صاحب " "	۵۰/-
" ابراہیم بُہنا صاحب " "	۵۰/-
" محمد عمر صاحب " "	۵۰/-
" عبدالاحد صاحب " "	۵۰/-
" ظفراللہ الاجمال صاحب " "	۲۵/-
" احسن ابن حکیم صاحب " "	۳۵/-
" مصطفےٰ دلیل صاحب " "	۲۵/-
" صاحب شہاب " "	۲۵/-
" علی کاشا " "	۲۰/-
" فیروز ابن داؤد " "	۱۰/-
سسٹر نفیسہ داؤد " "	۲۵/-
" زینب بوہنا نیویارک امریکہ	۲۵/-
" خدیجہ بلال " "	۱۰/-
" جمیلہ مجید " "	۱۰/-
" ایس کریم " "	۱۰/-

بیرونی ممالک کے عہدہ داران و تحریک جدید کے مجاہدین کی خدمت میں گذارش

بیرونی ممالک کے عہدہ داران اور احباب کرام کو دو باتوں کا یعنی وعدے اور انکی ادائیگی کی بابت یاد دلانا ضروری ہے۔

(۱) ذیل کی جماعتوں سے ابھی تک وعدوں کی فہرست نہیں ملی۔ ممکن ہے کہ انہوں نے ارسال کی ہو۔ لیکن ڈاک میں ضائع ہو گئیں ہوں۔ اس لئے یہ جماعتیں اپنی وعدوں کی فہرست مکمل ارسال فرمائیں

۱۔ کولمبو۔ نیگمبور علاقہ۔ حلقہ مالابار و ساؤان کولم کے حلقہ کی جماعتیں
مگر جماعتوں کی فہرست کا انتظار ہے۔
مشرقی افریقہ۔
آیا ہے۔ دوسرے حصہ کی نہیں ملی۔
نیروبی گذشتہ
ہونے تک پورے کرتی رہی ہے لیکن
اس سال وصولی کی
مزید توجہ فرمائیں۔ اور ۳۰ نومبر ۱۹۴۸ء
تک اپنے وعدے سو فیصدی حسب
پورے کریں۔ مگاڈی۔ ٹانگا۔ کسومو۔ بٹورا
کے کارکنان اور وعدہ کرنے والے مجاہد وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ اس سال بھی انکو بھی ادائیگی میں مزید چستی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ جماعتیں بھی اپنے وعدے ۳۰ نومبر تک پورے کرتی رہی ہیں۔

ماریشس۔ دارالسلام۔ ممباسہ۔ کمپالہ کے وعدے نہیں ملے۔ ممکن ہے کہ ان احباب نے ارسال کئے ہوں۔ اب دوبارہ ارسال فرماویں۔ نیز فہرست وعدہ کے ساتھ ہی رقم بھی ارسال فرماویں۔ کیونکہ سال ختم ہونے کے قریب آ گیا۔

مغربی افریقہ کے وہ واقفین جو جماعتوں میں کام کرتے ہیں یا حلقوں کے انچارج ہیں ان کی طرف سے بھی تحریک جدید کے بارے میں کوئی فہرست نہیں ملی۔ ہاں بعض واقفین کی طرف سے ان کے اپنے وعدے ملے ہیں۔ لیکن مقامی جماعتوں کے احباب بھی شامل ہونے چاہئیں۔ جیسا کہ دوسرے ممالک کے احباب تحریک جدید میں حصہ لے رہے ہیں۔

لائون۔ بورنیو۔ سنگاپور۔ سماٹرا۔ بٹاویہ وغیرہ کے عہدہ داران اور مخلصین افراد بھی تحریک جدید میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ اُن کے وعدوں اور وصولی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ اور جو روپیہ تحریک جدید کا یا مرکزی چندوں کے حصہ کا ہے۔ اس کی اطلاع وکیل المال تحریک جدید کو ملنی چاہیئے۔ اپریل ۱۹۴۸ء تک کس قدر جمع ہے۔ اور مئی ۱۹۴۸ء سے ۳۱ اگست ۱۹۴۸ء تک مرکزی حصہ کا چندہ کس قدر ہوا۔ اور کہ تحریک جدید کا چندہ کس قدر جمع ہے۔ اس کی اطلاع ارسال فرماویں۔ آئندہ باقاعدہ اطلاع ملتی رہنی چاہیئے اس کے سوا جو مقامی چندوں سے حصہ رکھا جاتا ہے۔ یا دوسری آمد ہوتی ہے۔ اس کی باقاعدہ اطلاع وکیل التبشیر تحریک جدید کو ہوتی چاہیئے۔ تحریک جدید کے دفتر اول اور دفتر دوم کی تشریح کر دی گئی ہے۔ اگر کسی کارکن کو مزید دریافت طلب امر ہو۔ تو وہ وکیل المال تحریک جدید کو لکھیں۔ یہ پرچہ تحریک جدید کی طرف سے عہدہ داران کو خصوصیت سے ارسال کیا جا رہا ہے۔ تا بیرونی ممالک کے کارکنان اور وعدہ کرنے والے احباب توجہ فرماویں۔ اور اپنے وعدے کی رقم ۳۰ نومبر سے قبل پوری کرنے کی کوشش فرماویں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات

(۱) "آپ کے راستے میں مشکلات ہیں۔ تو یاد رکھیں کہ یہ مشکلات اوروں کے راستہ میں بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی کرنے سے نہیں ڈرے۔ بلکہ ابھی اور قربانی کرنے کو تیار ہیں"۔

(۲) "اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپ کے لئے مانع ہے۔ تو یاد رکھیں کہ اخراجات کی زیادتی کی ذمہ واری زیادہ تر آپ پر ہی ہے۔ سلسلہ کی ضرورت دوسرے نمبر پر نہیں۔ بلکہ پہلے نمبر پر ہے"۔

(۳) "یاد رکھو چندہ اس لئے نہیں ہوتا۔ کہ اس سے ضروریات پوری ہوں گی۔ کیونکہ خدا کے کام رُکے نہیں رہتے۔ بلکہ اس لئے ہوتا ہے۔ کہ اس سے ایمان پختہ ہوگا"۔

(۴) "اب خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثیل قرار دیا ہے پس جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والے صحابہ بن جاتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو آج یا آئندہ میرے نقش قدم پر چلیں گے۔ جو میری اتباع میں اسلام اور احمدیت کے لئے ویسے ہی قربانیاں کرینگے۔ جیسے صحابہؓ نے کیں۔ چونکہ میں حضرت مسیح موعود کا مثیل ہوں۔ اس لئے وہ مجھ پر ایمان لانے اور میرے نقش قدم پر چلنے کی وجہ سے مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کے مثیل ہو جائیں گے۔ اور وہ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے مثیل ہیں۔ اس لئے یہ بھی مماثلت کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں شامل ہو جائینگے۔ مگر یہ مقام حاصل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی قربانیوں سے ثابت نہیں کر دیتا کہ وہ واقعہ میں اس مقام اور انعام کا مستحق ہے۔ پس یہ مقام تو ہمیں حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر ملیگا قربانیوں کے بعد ہی۔ انہی قربانیوں کے بعد جو صحابہؓ نے کیں۔ جن کا ذکر سن کر آج بھی انسانی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں"۔

(۵) "مَیں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک (تحریک جدید) کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں۔ کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں۔ مگر حکم اُس کا ہے"۔

(۶) پس بیرونی ممالک کے واقفین اور ان کے عہدہ داران اور وعدہ کرنے والے احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان ارشادات کو پڑھ کر خاص توجہ فرماویں۔ اور جہاں وعدہ کرنیوالے احباب اپنے وعدے جلد سے جلد پورے کریں۔ وہاں جن احباب کے وعدے ابھی تک نہیں پہنچے۔ وہ وعدہ کی فہرست کے ساتھ وعدے بھی ایفا فرماویں۔ خواہ دفتر اول کے چودھویں سال کے مجاہد ہوں۔ یا دفتر دوم کے سال چہارم کے۔

مغربی پنجاب۔ صوبہ سرحد۔ سندھ اور ہندوستان کی جماعتیں } پاکستان اور ہندوستان کی اور براہِ راست وعدہ کرنے والے احباب توجہ فرماویں، } جماعتوں اور ان کے وعدہ کرنیوالے احباب اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے سال رواں قریب ختم کے آ رہا ہے اور اب دسواں مہینہ بھی نصف سے زیادہ گذر گیا۔ انہیں اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف خاص توجہ کرنا ہے۔ تا ان کے وعدے ۳۰ نومبر تک جو اس سال کے وعدے پورے کرنے کی آخری میعاد ہے۔ پورے ہو جائیں۔

رجسٹر سے معلوم ہوتا ہے کہ دفتر اوّل کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کا وعدہ کرنے والوں میں کئی جماعتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے ۹½ ماہ میں کچھ بھی ادا نہیں کیا۔ اور براہِ راست وعدہ کرنے والوں میں بھی کئی دوست ہیں۔ جن کا وعدہ سالم قابلِ ادا ہے۔ "دفتر وکیل المال تحریک جدید" سے وعدہ کے ادا کرنے کی یاد دہانی تو کی جاتی رہی ہے اب بھی لکھا جا رہا ہے۔ مگر ہو سکتا ہے کہ کسی جماعت یا دوست کو ان کی چٹھی ڈاک میں ضائع ہو جائے اور نہ ملے۔ اور ان کو اپنا وعدہ یاد بھی نہ ہو۔ ایسے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ دفتر وکیل المال کو لکھیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ان کا حساب فوراً بھجوا دیا جائے گا۔

جو احباب یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے لئے وعدوں کا یکمشت ادا کرنا محال ہے۔ انہیں یہ موقع ہے کہ وہ ستمبر۔ اکتوبر اور نومبر میں قسط وار ادا کریں۔ تا آخری میعاد تک ان کے وعدے سو فی صدی پورے ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار:۔ چودھری برکت علی خاں وکیل المال تحریک جدید۔

تحریک جدید کے جہاد میں گاروت پنڈانگ اور سوڈنگ کی شاندار قربانیاں

مکرمی مولوی عبدالواحد صاحب مولوی فاضل سماٹری گاروت جاوا سے تحریک جدید کے دفتر اول اور دفتر دوم کے مجاہدوں کی فہرستیں ارسال فرماتے ہوئے لکھتے ہیں

قادیان سے روانگی کے وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی ہدایت میں سے ایک ہدایت عاجز کو یہ بھی تھی۔ کہ "بیرونی ممالک کے چندوں میں سے ¾ حصہ وہاں کی مقامی جماعتوں کی ضروریات میں صرف کئے جا سکتے ہیں اور ¼ حصہ مرکز میں بھیج دینا چاہیئے"۔ چونکہ شروع سالوں میں جماعتیں نئی نئی قائم ہوئی تھیں اور چندوں کی آمد بھی بہت تھوڑی تھی۔ اس لئے وہ تمام کے تمام مقامی اخراجات میں صرف ہو جایا کرتی تھی۔ اب چونکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعتیں مضبوط ہو گئی ہیں۔ اس لئے آئندہ اس ہدایت پر جماعتوں میں عمل کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

عاجز کے زیر انتظام تین جماعتیں ہیں۔ گاروت۔ پنڈانگ۔ سوڈنگ۔ ان تینوں جماعتوں کا دو ورکر کے یکم مئی ۱۹۴۸ء سے ۱۳ اپریل ۱۹۴۹ء تک جس قدر وصول ہوگا اس کا مرکزی حصہ بھیجا جائے گا۔

تحریک جدید کے دفتر اول میں سال اول سے سال دہم تک ۵۷ احباب نے حصہ لیا۔ اور ان کی دس سالہ مجموعی رقم ۴۳۳۳/- اور گیارھویں سال سے چودھویں سال تک کی مجموعی رقم ۵۰۱/- ہے۔ یہ دفتر اول کی میزان ۴۸۳۴/- ہوتی ہے۔ تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال اول۔ سال دوم۔ سال سوم اور سال چہارم کی مجموعی رقم ۵۷۵/- ہے یہ کل رقم ۵۴۰۹ ہے۔ اس کی اسم وار پانچ فہرستیں الگ الگ جو اس ملک کے باشندوں پر شامل ہیں۔ حضور کی خدمت بابرکت میں پیش کرنے کے لئے ارسل ہیں۔ اور ۵۴۰۹ کی رقم میرے الاؤنس میں سے وصول کر لیں۔ کیونکہ ۱۹۴۲ء سے سلسلہ خط و کتابت اور روپیہ کی آمد و رفت بند ہو جانے کے سبب مجبوراً اس روپیہ کو میں اپنے مصرف میں لے آیا۔

دفتر اول کے بہت سے احباب سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری نہیں ہو سکا۔ کیونکہ بعض تو وہ ہیں جو علاقہ بدی پبلک میں رہتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں۔ جو اندرون علاقہ میں رہتے ہیں۔ جن کے پاس پہنچنا راستہ میں جان کے خطرہ سے خالی نہیں ہے کیونکہ اندرون علاقہ میں ابھی تک تسلی بخش انتظام نہیں ہوا۔ اس لئے یہ فہرستیں ابھی مکمل نہیں ہوئی ہیں۔

چونکہ ان ہر سہ جماعتوں کے احباب وہ ہیں جو اسی ملک کے رہنے والے ہیں۔ اور انہوں نے باقاعدہ دفتر اول و دفتر دوم میں حصہ لے کر اپنے وعدوں کا روپیہ بھی ارسال کر دیا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دفتر اول کے سال اول سے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال اول سے سال چہارم تک حصہ لینے والے احباب کی مجموعی رقم نام وار شائع کر دی جائے۔ تا بیرونی ممالک کے دوسرے مبلغوں اور ان کے افراد کو بھی مالی قربانیوں کی طرف مزید توجہ پیدا ہو۔ دفتر اول کی فہرست میں نام کے سامنے پہلے سال اول سے سال دہم تک کی میزان اور دوسرے خانہ میں گیارھویں سال سے چودھویں سال تک کی رقم درج کی گئی ہے۔ گیارھویں سال سے چودھویں سال تک کا جن احباب کا خانہ خالی ہے ان کی رقم ابھی شامل نہیں جس کی وجہ اوپر درج ہو چکی ہے اسی طرح دفتر دوم بھی سال اول سے سال چہارم تک کی مجموعی رقم نام وار دی گئی ہے۔ پوری فہرست حسب ذیل ہے

تحریک جدید کا دور اول یا دفتر اول۔ سال اول تا سال دہم گیارھویں سال سے چودھویں سال تک

نام	سال اول تا دہم	سال گیارہویں تا چودہویں
عبدالواحد صاحب مبلغ جاوا	۵۷۵	۲۵۲
اہلیہ صاحبہ "	۱۴۵	۹۲
صفیہ بنت " "	۵۳	۲۵
عبدالقیوم بن " "	۵۳	۲۵
نعیمہ بنت " "	۵۳	۲۵
عفیفہ " "	۵۳	۲۵
سیدہ " "	۵۳	۲۵
عبداللطیف بن " "	۵۳	۲۵
مشکری برماڈی گاروت جاوا	۳۰۰	
اہلیہ صاحبہ " "	۵۳	
والدہ صاحبہ " "	۵۳	
بچگان " "	۵۳	
حسن احمد برماڈی صاحب "	۱۴۵	
اہلیہ " " "	۵۳	
احمد بن عبداللہ المرحوم	۱۴۵	
اہلیہ صاحبہ " "	۵۳	۵۰
ارجا کوسومہ صاحب	۵۳	۲۵
سومی صاحب	۵۳	۲۵
اہلیہ صاحبہ	۵۳	۲۵
راڈون حرمین صاحب پنڈانگ جاوا	۵۳	۱۱۸
دھمن منصور صاحب " "	۵۳	
والدہ صاحبہ " "	۵۳	
ابو سروجن پنڈہ صاحب "	۵۳	
عبدالسمیع صاحب " "	۵۳	
اہلیہ صاحبہ "	۵۳	۲۵

نام	سال اول تا دہم	سال گیارہویں تا چودہویں
محمد بشیر صاحب پنڈانگ جاوا	۵۳	۲۵
محمد قسیم صاحب " "	۵۳	
محمد رولی صاحب " "	۵۳	۲۵
رتاحمی صاحب " "	۵۳	
عثمان سوپنڈی " "	۵۳	
ادجنگ صاحب " "	۵۳	۲۵
راڈین مقصاص صاحب " "	۵۳	۲۵
اہلیہ صاحبہ " "	۵۳	
راڈ کرتینی صاحب سوڈنگ جاوا	۵۳	۲۵
انجواری راجہ صاحب " "	۵۳	۲۵
والدہ صاحبہ کرتینی صاحب "	۵۳	۲۵
الحاج نصری صاحب گاروت جاوا	۵۳	۲۵
راڈین گونیوا صاحب " "	۳۵۰	۱۴۴
والدہ صاحبہ " "	۵۳	۲۵
اہلیہ صاحبہ راڈین حرمین پنڈانگ	۵۳	۱۱۹
محمد یحییٰ صاحب گاروت جاوا	۵۳	۲۵
شریف عوان صاحب " "	۵۳	۲۵
جبیری صاحب " "	۵۳	۲۵
الحاج منصور صاحب " "	۵۳	۲۵
محمد آفندی صاحب " "	۵۳	۲۵
محمد فقیہ صاحب " "	۵۳	
قمرہ صاحبہ " "	۵۳	۲۵
سوکرسہ نیوت کوئیمی صاحب "	۵۳	۲۵
انکنگ صاحب "	۵۳	۲۵
سجادہ پا صاحب نمبردار بنڈمجمد جاوا	۵۳	۲۵

نام	سال اول تا دہم	سال گیارہویں تا چودہویں
الحاج جندی صاحب بنڈنگ جاوا	۵۳	
الحاج مولیا صاحب " "	۵۳	
شمس الدین صاحب سوڈنگ "	۵۳	
نوروانی صاحب " "	۵۳	
اکمرت صاحب " "	۵۳	
راڈین آنگاستر صاحب "	۵۳	
راڈین ڈیڈنگ صاحب بنڈنگ جاوا	۵۳	
میزان کل دفتر اول	۴۳۳۳	۵۰۱

نام	سال اول تا دہم	سال گیارہویں تا چودہویں
ایون صاحبہ گاروت جاوا "		۲۵
اہلیہ صاحبہ محمد آفندی صاحب جاوا		۲۵
حمیدہ صاحبہ "		۲۵
ناصرہ صاحبہ "		۲۵
بچگان جبیری صاحب "		۲۵
اہلیہ صاحبہ محمد یحییٰ صاحب "		۲۵
راڈین عائشہ صاحبہ "		۲۵
نور بوزخ صاحب بنڈنگ "		۲۵
عبدالسلام صاحب " "		۲۵
ایم۔ اے قرنی صاحب " "		۲۵
راڈین مومن سلیمان صاحب " "		۲۵

دفتر دوم

سال اول تا چہارم

نام	رقم
طنہ جایا مہرجا صاحب گاروت جاوا	۲۵
اہلیہ صاحبہ " "	۲۵
بچگان " "	۲۵
نوروین صاحب " "	۲۵
ایچ احمد صاحب "	۲۵
معصوم صاحب " "	۲۵
ادرین سیویق صاحب "	۲۵
جمہور صاحب "	۲۵
ستیپی صاحب گاروت "	۲۵
اہلیہ صاحبہ " "	۲۵
صادغا صدقر صاحب " "	۲۵
اہلیہ صاحبہ " "	۲۵
میزان دفتر دوم چار سالہ	۵۷۵

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کا دفتر اول وہ ہے

(۱) تحریک جدید کی پانچہزاری فوج میں جو احباب سال اول یعنی ۱۹۳۴ء سے شامل ہیں اور ہر سال قربانی کرتے چلے آ رہے ہیں۔ وہ اسی طرح سے اللہ تعالےٰ کی راہ میں انیس سال تک اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانی کرتے چلے جائیں گے۔ اور انیس سال اپنے پورے کر دیں گے۔ یہی دور اول یا دفتر اول کی پانچہزاری فوج کے کامل سپاہی کہلائیں گے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دفتر اول کو پہلے تین سال کے لئے فرمایا۔ پھر

تین سال کے بعد سات سال اور بڑھا کر دس سال تک فرمایا۔ دسویں سال کے پورے ہو جانے پر حضور نے دفتر اول کو انیس سال تک ممتد فرمایا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"میں نے نو سالہ میعاد کی زیادتی (دس سالہ میعاد ختم ہونے کے بعد) قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق بڑھائی ہے۔ کہ دوزخ پر انیس نگران ہوں گے۔ پس میں نے چاہا کہ تحریک جدید کی ہر جماعت کی قربانی انیس سال کی ہو جائے۔ تا کہ دوزخ کے دروازے اُن کے لئے بند ہو جائیں اور دوزخ کے انیس کے انیس داروغے بجائے ان کے دشمن ہونے کے ان کے دوست ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام تحریک جدید کے مجاہدوں پر خواہ وہ دفتر اول کے ہوں۔ خواہ دفتر دوم کے۔ اس دنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کے سامان پیدا کرے۔ اور اسلام کی فتوحات کی ایک مضبوط بنیاد ان کے ہاتھ سے رکھوا دے"۔

یہ ہے تحریک جدید کا دور اول یا دفتر اول۔ جس کا اب چودھواں سال جا رہا ہے اور چودھواں سال نومبر ۱۹۴۸ء کے آخر میں ختم ہو جائے گا۔ اور پھر آخر نومبر سے پندرھواں سال شروع ہوگا۔ اسی طرح پھر اس کے بعد آخر نومبر میں سولہواں۔ سترھواں۔ اٹھارھواں اور انیسواں سال شروع ہوگا۔ اسی طرح یہ دفتر اول انیس سال تک اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پورا ہو جائے گا۔ یہی دفتر اول کہلاتا ہے۔

تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ دفتر اول انیس ۱۹ سال تک بڑھایا جا چکا ہے۔ اس لئے جو احباب دس سال پورے کر چکے ہیں۔ مگر انہوں نے دس سال پورے کرنے کے بعد اس جہاد میں شمولیت اختیار نہیں کی۔ انہیں اب گیارھویں سال۔ بارھویں سال۔ تیرھویں سال اور چودھویں سال کا چندہ دے کر اس جہاد میں شامل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے کامل سپاہی وہ اسی صورت میں کہلائیں گے۔ اور اوّلیت کی فضیلت ان کو اسی صورت میں حاصل ہوگی۔ جبکہ وہ دس سال کے بعد مزید نو سال میں بھی شامل رہیں گے۔ اور اس طرح انیس سال پُورے کریں گے۔ کیونکہ دفتر اول کو حضور انیس تک ممتد فرما چکے ہیں۔

علاقہ تسکلایا جاوا کے مخلص مجاہدین کی قابلِ تعریف قربانیاں

مکرمی ملک عزیز احمد صاحب مبلغ علاقہ تسکلایا جاوا نے تحریک جدید دفتر اول اور دفتر دوم کا چندہ ارسال فرمایا۔ جو اسی ملک کے باشندوں کی شاندار قربانیوں پر مشتمل ہے۔ ان کی اطلاع ہے۔ گذشتہ کئی سالوں سے جنگی حالات اور اندرون ملک میں مختلف انقلابات کی وجہ سے یہاں کی عام حالت اور مالی حالت پر بہت بُرا اثر پڑا ہے۔ روپیہ کا تبادلہ اتنا گر گیا ہے۔ کہ ایک سو روپیہ کے ۲½ روپیہ رہ گئے۔ اس وجہ سے لوگ سخت غریب ہو گئے ہیں۔ اور اشیاء کی قیمت چڑھتی جا رہی ہے۔ نیز شہر سے باہر جماعتوں میں امن نہ ہونے کے سبب دورہ کرنا سخت مشکل ہے۔ کیونکہ ابھی قتل وغارت متواتر جاری ہے۔ روزانہ توپ و بندوق کی آواز آتی رہتی ہے۔ طرفین کا نقصان ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ان حالات میں اس سال کی آمد کا اندازہ لگانا محال ہے۔

چندوں کا حساب وکتاب تو مقامی عہدہ داران کے پاس باقاعدہ رہتا ہے۔ اور اس کی باقاعدہ پڑتال ہوتی رہتی ہے۔ "تحریک جدید" کا چندہ مقامی جماعتیں صرف نہیں کر سکتی ہیں۔ میں سکرٹری مال سے وصول کر لیتا تھا۔ مگر سلسلہ خط وکتابت مرکز سے کٹ جانے کے سبب نہیں بھیج سکا۔ میرے الاؤنس سے جو ۱۹۴۲ء سے وہاں ہے۔ اس سے لے لیا جائے۔

آپ کا سبز رنگ کا ایک اعلان ملا۔ جس میں ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کرنے کی پرزور تحریک تھی۔ میں نے خطبہ میں یہ تحریک کی۔ تو احباب نے باوجود مالی مشکلات کے ادا کرنے کی کوشش کی۔ حتیٰ کہ بعض نے گھر کا اسباب فروخت کر کے چندہ ادا کر دیا۔ چنانچہ دفتر اول کے ۴۲۹/- روپے اور دفتر دوم کے ۱۰۰/- روپیہ پیشتر ازیں ارسال کر چکا۔ اب ایک فہرست ۶۵۰/- روپیہ کی جنہوں نے دفتر اول کے سال اوّل تا دہم کا چندہ ادا کیا ہوا ہے۔ اور چودھویں سال کی ۴۴۶/- کی رقم ارسال ہے۔ جماعت سورابایا نے ۳۰/- کی رقم بالمقطع دی ہے۔ چونکہ گذشتہ سالوں میں جو چندہ ہوا۔ وہ مقامی تبلیغ اور اشاعت وغیرہ پر خرچ ہوتا رہا ہے۔ اور جو کچھ بچا تھا۔ وہ مختلف انقلابات میں ضائع ہو چکا۔ اور جماعت کی حالت نہایت کمزور ہے۔ مگر جماعت اپنا نام نادہندوں کی فہرست میں دیکھنا نہیں چاہتی۔ اس لئے میرے الاؤنس میں سے ایک سو روپیہ مرکزی چندوں میں گذشتہ سالوں کے حساب میں وصول کر لیں۔ اسی طرح میرے اپنے حساب میں بھی ۶۴/- روپے وصول فرما لیں۔ نام میرا بھی

چودہ سال تک کی ادائی ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور ان کو نعم البدل دے اور ان کے مال و دولت میں برکت بخشے۔ آمین۔

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تسکلایا جاوا کی جماعتوں کے احباب کی فہرست بھی دے دی جائے۔ تا وہ احباب جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کی ہے۔ ان کو علم ہو جائے۔ کہ ان کا چندہ پہنچ چکا۔ اور حضرت اقدس کے حضور پیش ہو چکا۔ جاوا کی جماعتوں میں سے گاروت۔ سومدنگ۔ بنڈوگ۔ تسکملایا کے جن احباب کرام کا دس سالہ پیاد تحریک جدید آ چکا ہے۔ ان کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا رقم فرمودہ اظہار خوشنودی کا سرٹیفکیٹ بھی بھیجا جا رہا ہے۔ فہرست حسب ذیل ہے:۔

نام		
جناب ملک عزیز احمد صاحب مبلغ تسکلایا	۹۵/-	۱۴/-
" ای۔ رسلی صاحب تسکلایا جاوا	۵۰/-	۴۲/-
" ایم۔ ڈرما صاحب "	۵۰/-	۳۶/-
" شریف صاحب سوکاپورا	۵۰/-	۴۹/-
" چوچو صاحب "	۵۰/-	۴۵/-
" کرما صاحب سرکاپورا	۵۰/-	۱۵/-
" حاجی زین العابدین کرسانیک	۵۰/-	
" لقمان مامن صاحب	۵۰/-	۳۵/-
" منانت اوب " کرسانیک	۵۰/-	۳۵/-
مکرمہ کریا آسیا صاحبہ کرسانیک تسکلایا	۵۰/-	
جناب سورجا صاحب انڈی ہانگ	۵۰/-	۱۸/-
" انڈی صاحب "	۵۰/-	۶/-
" مومو صاحب	۵۰/-	۲۷
جناب عابدین صاحب تسکلایا جاوا	۵۰/-	۴۵/-
" ڈیڈی صاحب "	۵۰/-	۴۹/
" اونگ صاحب "		۹/-
" کوکو صاحب "		۶/-
" چوڈلیا صاحب "		۱۸/-
" کسویا صاحب "		۱۸/-
" تشمانہ صاحب "		۱۵/-
" انجانگ صاحب "		۱۹/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ حاجی صاحب "		۵/-
" اہلیہ صاحبہ ڈرما "		۹۴/-
جناب مومو صاحب تولنگ اینڈی ہانگ		۱۰/-
" جوہانہ تولنگ اینڈی ہانگ تسکلایا		۱۰/-
" ابراہیم صاحب کرسانیک "		۵/-
جماعت سورابایا		۳۰/-

جاوا و سماٹرا کی دوسری جماعتوں کے مخلص احباب بھی امید ہے کہ اپنے ان بھائیوں سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ بلکہ آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ گو یہ سال ختم ہونے کے قریب آ رہا ہے۔ مگر امید ہے کہ اس سال کے اندر جاوا و سماٹرا کی دوسری جماعتوں کے وعدے جو اسی ملک کے باشندوں پر مشتمل ہیں۔ ان کی فہرستیں یہاں پہنچ جائیں گی اور ان کے روپیہ کے بارے میں بھی تصریح ہوگی۔ کہ ان وعدوں میں سے اس قدر وصولی ہو کر رکھا ہوا ہے۔ اسی طرح مرکزی چندہ کا جس قدر حصہ ہے۔ اس کی بھی ہر ایک بیرونی جماعت سے باقاعدہ حضرت اقدس کے حضور براہ راست یا اس دفتر میں حضور کے پیش کرنے کے لئے آتی رہنی چاہیئے۔

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کا دفتر دوم وُہ ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومبر ۱۹۴۴ء کے آخر میں جہاں دفتر اول کے گیارھویں سال کا جماعت احمدیہ سے مطالبہ فرمایا۔ وہاں دفتر دوم کا بھی اجرا فرمایا جس کا اب چوتھا سال جا رہا ہے۔ اور نومبر ۱۹۴۸ء کے آخر میں چار سال پورے ہو جائیں گے۔ اور پھر خدا کے فضل سے پانچواں سال شروع ہوگا۔

دفتر دوم کا جہاد اُن مجاہدین تحریک جدید کے لئے حضور نے جاری فرمایا۔ جو تحریک جدید کے دفتر اول کے اجرا کے وقت نابالغ تھے۔ مگر اب بلوغت کو پہنچ گئے ہیں۔ یا وہ طالب علم ہیں۔ جو پہلے برسر کار نہیں تھے۔ مگر اب تعلیم ختم کر کے کہیں ملازم ہو چکے ہیں یا کوئی اور کاروبار شروع کر چکے ہیں۔ یا وہ لوگ شامل ہیں جو پہلے مقروض ہونے کی وجہ سے اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکے۔ مگر اب قرض اتار چکے ہیں۔ یا وہ لوگ ہیں جن کے پاس پہلے مال نہیں تھا۔ مگر انہیں اب مال خدا نے دیدیا ہے یا وہ لوگ ہیں۔ جو پہلے احمدی نہیں تھے۔ مگر اب احمدی ہو گئے ہیں۔ یا وہ لوگ ہیں۔ جو کسی غفلت اور سستی کے سبب شامل نہیں ہو سکے۔ مگر اب ان کی سستی و غفلت دور ہو چکی ہے۔ یا وہ لوگ جو کسی صحبتِ بد کے باعث شامل نہیں ہوئے۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے ان کو بد صحبت سے نجات بخش دی ہے۔ یا وہ لوگ ہیں کہ جن پر تحریک جدید کے جہاد کی اہمیت اور ضرورت واضح نہ تھی۔ مگر اب اس جہاد کی حقیقت اور اہمیت واضح ہو چکی ہے۔ غرض اس قسم کے سب لوگ جو پہلے معذور تھے مگر اب اُن کی معذوری دُور ہو چکی ہے۔ یا پہلے بے سامان تھے مگر اب خدا تعالیٰ نے انہیں باسامان کر دیا ہے۔ ایسے تمام احباب اب تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل